

شکر کی اہمیت اور فوائد پر مشتمل 204 روایات و حکایات کا مدنی گلدستہ

اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ بنام

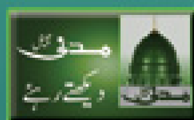
شُکر کے فضائل



مؤلف:

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابن ابی دنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(متوفّٰی ۲۸۱ھ)



المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC1288

شکر کی اہمیت اور فوائد پر مشتمل 204 روایات وحکایات کا مدنی گلدستہ

اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ بنام

شکر کے فضائل

مؤلف:

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابن ابی دنیا رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

(متوفّٰی ۲۸۱ھ)

پیش کش: مَجْلِس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة (دعوتِ اسلامی)

شعبۂ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ بنام : شکر کے فضائل

مؤلف : امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

مترجمین : مدنی علماء (شعبہ تراجمِ کتب)

سِن طباعت : جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ بمطابق اپریل 2010ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۸ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ حوالہ نمبر: ۱۶۷

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ'' کے ترجمہ

''شکر کے فضائل''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

03 - 02 - 2010

E.mail:ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

فہرست



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''شکر ادا کیجئے'' کے 11 حُروف کی نسبت سے

اس کتاب کو پڑھنے کی ''11 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گا۔ {۶} حتَّی الْوَسع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۷} جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۸} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ {۹} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۰} اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کوتحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطاامام مالك، ج۲، ص۴۰۷، الحدیث:۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

{۱۱} کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ

مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیہ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ



پہلے اسے پڑھ لیجئے!

خدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِین جَلَّ جَلَالُہٗ کی بے شمار نعمتیں ساری کائنات کے ذرے ذرے پر بارش کے قطروں کی گنتی سے بڑھ کر، درختوں کے پتوں سے زیادہ، دُنیا بھر کے پانی کے قطروں سے زیادہ، ریت کے ذروں سے زیادہ ہر لمحہ ہر گھڑی بن مانگے طوفانی بارشوں سے تیز تر برس رہی ہیں۔ جن کو شمار کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور اس کا اعلان خود خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے کلام قرآن پاک میں اس طرح فرمایا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (پ ۱٤، النحل: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو نہیں شمار نہ کرسکو گے۔

پھر اس کائنات میں جو شرف وفضیلت انسان کو حاصل ہے، اس سے پتا چلتا ہے کہ بندہ کسی بھی وقت، کسی بھی لمحے، کسی بھی حالت میں بلکہ کسی بھی صورت میں اپنے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کی بے حدو بے شمار نعمتوں سے بے تعلق نہیں ہوسکتا۔ اس کا اندازہ محض ایک لقمے سے لگایا جاسکتا ہے جو نہ صرف خود ایک نعمت ہے بلکہ اس کے دامن میں بے حدو بے حساب نعمتیں موجود ہیں۔ کن کن مراحل سے گزر کر وہ لقمہ اس قابل بنتا ہے کہ اس سے غذا حاصل ہوسکے۔ ان پر غور کیجئے!

لقمہ دو چیزوں کا مجموعہ ہے، روٹی اور سالن، روٹی بنتی ہے آٹے سے، آٹا بنتا ہے گندم سے۔ اور سالن سبزی اور گوشت سے تیار ہوتا ہے۔ جن جانوروں کے گوشت سے سالن بنایا جاتا ہے ان کی نشو ونما گھاس وغیرہ سے ہوتی ہے۔ سبزی اور گھاس کی پیداوار زمین سے ہوتی ہے۔ اَلْمُخْتَصَر روٹی اور سالن کا حصول زرعی پیداوار پر موقوف ہے اور زرعی پیداوار میں زمین اور آسمان کا بڑا دخل ہے

کیونکہ اناج اور سبزیوں اوران کے ذائقوں کے لئے سورج کی حرارت……چاند کی کرنوں……ہواؤں……بادلوں……بارشوں……دریاؤں……اورسمندروں کی ضرورت ہے……سمندروں سے بخارات اٹھتے ہیں……بادل بنتے ہیں……ان سے بارش برستی ہے……وہ کھیتیوں کو سیراب کرتی ہے……کھیتیاں پک کر تیار ہوتی ہیں……پھر انہیں کاٹا جاتا ہے……اور ہیوی مشینری سے گندم کو چھلکے سے علیحدہ کیا جاتا ہے…… پھر اسے پیسنے کے لئے ٹرکوں وغیرہ کے ذریعے چکیوں اور فلور ملز تک پہنچایا جاتا……اور گندم پیسنے کے لئے لوہے کی مشینوں اور سالن پکانے کے لئے برتنوں نیز ایندھن کی ضرورت پڑتی ہے……خدائے مہربان عَزَّوَجَلَّ نے زمین میں لوہے کے معدنیات رکھے……ایندھن کے حصول کے لئے زمین میں کوئلہ رکھا…… قدرتی گیس اور تیل پیدا کیا…… جنگلات میں درخت اگائے۔ الغرض! زمین وآسمان، چاندوسورج، ستارے وبادل، سمندر و دریا، بارشیں و ہوائیں اوراناج وسبزیاں سب چیزیں اس ایک لقمہ کی تیاری میں اپنا اپنا کردار ادا کررہی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہوتو زرعی پیداوار بند ہو جائے۔ پھر بندہ اس لقمہ کو منہ میں رکھتا ہے تو اس سے لطف اندوزی کے لئے زبان میں ذائقہ کی حس پیدا فرمائی۔ زبان میں ایک ایسا لعاب رکھا جو اس کو ہضم کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ اسے چبانے کے لئے دانت بنائے۔

پھر لقمہ کو حلق سے اتارنے کے بعد بندے کا اختیار ختم……اب اس کو ہضم کرنا جسمانی اعضاء کا کام ہے……معدہ لقمے کو پیستا ہے……جگر اس سے خون بناتا ہے……فضلہ انتڑیوں اور مثانے میں چلا جاتا ہے اور یوں اس لقمے سے انسان کے جسمانی اعضاء کی نشوونما ہوتی ہے۔ آنکھ، ناک، کان ہاتھ اور پیر سب کو اسی

سے غذائیت ملتی ہے۔اسی سے چربی بنتی ہے......اسی سے گوشت بنتا ہے......اسی سے ہڈیاں بنتی ہیں......اسی سے خون بنتا ہےاورانسان زندہ رہتا ہے۔

اس قدر نعمتوں کے ہجوم کا تقاضا ہے کہ بندے کی ہر ساعت، ہر سانس رب تعالیٰ کے لئے صرف ہو، کھائے تو رب تعالیٰ کے لئے...... پیئے تو رب تعالیٰ کے لئے...... چلے تو رب تعالیٰ کے لئے......دیکھے تو رب تعالیٰ کے لئے...... سنے تو رب تعالیٰ کے لئے...... بولے تو رب تعالیٰ کے لئے......سوئے تو رب تعالیٰ کے لئے الغرض! اس کا جینا اور مرنا اپنے کریم رب تعالیٰ کے لئے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو ایک لقمے کی بات تھی ۔اس کے علاوہ بھی بے شمار نعمتیں ہیں۔ان میں کثیر نعمتیں بن مانگے عطا ہوئی ہیں تو کچھ طلب کرنے پر بخشی گئی ہیں۔ایک طرف ظاہری نعمتیں ہیں تو دوسری طرف باطنی نعمتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔گویا بندہ اس کی نعمتوں کے سمندر میں ہر وقت غوطہ زن رہتا ہے۔ اوپر نگاہ اٹھائے تو اسی کی نعمتوں کے دلکش نظارے ہیں...... نیچے دیکھے تو اسی کی نعمتوں کے جال بچھے ہیں......دائیں دیکھے تو اسی کی نعمتیں......بائیں دیکھے تو اسی کی نعمتیں......آگے دیکھے تو اسی کی نعمتیں...... پیچھے مڑ کر نظر کرے تو اسی کی نعمتیں...... حتی کہ خود یہ دیکھنا بھی اسی کی نعمت...... چلے تو چلنا نعمت...... بیٹھے تو بیٹھنا نعمت...... کھائے تو کھانا نعمت...... پیئے تو پینا نعمت، سوئے تو سونا نعمت...... جاگے تو جاگنا نعمت...... بولے تو بولنا نعمت...... سنے تو سننا نعمت...... پہنے تو پہننا نعمت......لکھے تو لکھنا نعمت...... پڑھے تو پڑھنا نعمت...... سمجھے تو سمجھنا نعمت اور جس نعمت کی ناشکری کی جائے وہ عذاب اور آفت ہے۔چنانچہ،

(1)......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جب تک چاہتا ہے اپنی نعمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو وہ اسی کو ان کے لئے عذاب بنا دیتا ہے۔''

(2)......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اہلِ ہمدان میں سے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: ''بے شک نعمت کا تعلق شکر کے ساتھ ہے اور شکر کا تعلق نعمتوں کی زیادتی کے ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نعمتوں کی زیادتی اس وقت تک نہیں رُکتی جب تک کہ بندے کی طرف سے شکر نہ رُک جائے۔''

بندے پر واجب ہے کہ نعمتوں پر خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا رہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

(پ ۲، البقرۃ: ۱۷۲)

صَدْرُالْاَفَاضِل حضرت علامہ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔'' تفسیر بیضاوی میں اس کے تحت لکھا ہے کہ ''عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔'' اور تفسیر کبیر میں فرمایا کہ ''شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔''

ایک اور مقام پر اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۲) تفسیر خازن میں اس کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''میری اطاعت کر کے میرا شکر ادا کرو اور میری نافرمانی کر کے ناشکرے مت بنو۔'' بے شک

جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی اس نے اس کا شکر ادا کیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے اس کی ناشکری کی۔ تفسیر ابن کثیر میں حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ ''جو بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ذکر کرتا ہے اور جو اس کا شکر کرتا ہے اسے وہ اور عطا فرماتا ہے اور جو اس کی ناشکری کرے گا اسے وہ عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔''

پیارے اسلامی بھائیو! شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے..... شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے..... شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے..... شکر ہی نعمتوں میں باعث زیادت ہے..... شکر اللہ والوں کی عادت ہے..... شکر رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے ..... شکر ذریعۂ بقاءِ نعمت ہے..... شکر ترکِ معصیت ہے..... شکر معرفت نعمت ہے ..... جبکہ..... ناشکری باعث ہلاکت ..... اور نعمتوں میں رکاوٹ ہے۔ تو آیئے ان تمام باتوں نیز..... شکر کی حقیقت..... شکر کرنے میں انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا انداز ..... صحابۂ کرام اور اولیاء عظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا طریقۂ شکر..... شکر کے فوائد..... شکر گزاروں کی کچھ حکایات اور ناشکری کے نقصانات وغیرہ جاننے کے لئے پیش نظر کتاب **''شکر کے فضائل''** (جو ''اَلشُّکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ'' (مطبوعہ: دار ابن کثیر بیروت ۔ ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء) کا ترجمہ ہے) کا مطالعہ کیجئے اور اس کتاب کو نعمت جانتے ہوئے اس کے شکرانے میں **''دعوتِ اسلامی''** کے اشاعتی ادارے **''مکتبۃ المدینہ''** سے ہدیۃً حاصل کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں تک پہنچایئے اور شکر گزاروں کو ملنے والے انعامات کے حقداروں میں شامل ہو جایئے۔

اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی

عنایتوں اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُرخلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:

۞......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

۞......آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** سے لیا گیا ہے۔

۞......آیاتِ مبارکہ کے حوالے نیز حتی المقدور احادیث واقوال وغیرہ کی تخاریج کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......بعض مقامات پر مفید اور ضروری حواشی کا التزام کیا گیا ہے۔

۞......مشکل الفاظ پر اِعراب لگانے کی سعی کی گئی ہے۔

۞......مشکل الفاظ کے معانی ہلالین (......) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ہمیں **"اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش"** کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینة العلمیة** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبۂ تراجم کتب **(مجلس المدینة العلمیة)**



تعارفِ مُصنِّف

نام ونسب:

آپ کا نامِ نامی اسم گرامی عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس القرشی ہے۔آپ کی کنیت ابوبکر ہے اور ابن ابی دُنیا کے نام سے مشہور ہیں۔

ولادتِ باسعادت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۲۰۸ھِجْرِی کو بغداد میں پیدا ہوئے۔

اساتذۂ کرام:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر علماء سے اکتسابِ فیض کیا۔امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں ہمارے شیخ نے اپنی کتاب میں ان کے اساتذہ کے اسماء جمع کئے ہیں، وہ تقریباً 190 ہے۔[1]

امام ابن حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے تقریباً 18 اساتذہ کے اسماء نقل کئے ہیں اور فرمایا کہ ان کے اساتذہ بہت زیادہ ہیں۔[2] جن میں سے امام بخاری، امام ابوداؤد سجستانی، احمد بن ابراہیم، احمد بن حاتم، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، داؤد بن رشید، حسن بن حماد، ابو عبیدہ بن فضیل بن عیاض، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، احمد بن عمران اخنسی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْن وغیرہ کے اسمائے گرامی معروف ہیں۔

تلامذہ:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تلامذہ کی بڑی تعداد ہے۔جنہوں نے آپ رَحْمَۃُ

---

[1] ......اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۶۹۴.
[2] ...... تهذيب التهذيب، ج ٤، ص ٤٧٣.

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وسیع علم سے وافر حصہ پایا۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اکابر تلامذہ میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: امام حارث بن ابی اسامہ، یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اساتذہ میں سے ہیں لیکن انہوں نے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایات لی ہیں۔ ابن ابی حاتم، احمد بن محمد، ابوبکر احمد بن سلیمان، ابوعلی بن خزیمہ، ابوالعباس بن عقدہ، عبداللہ بن اسماعیل بن برہ، ابوبکر بن محمد بن عبداللہ شافعی، ابوبکر احمد بن مروان دینوری، ابوالحسن احمد بن محمد بن عمر نیشاپوری، اور محمد بن خلف وکیع رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی اَجْمَعِین ۔ان کے علاوہ بھی بہت لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علوم سے فیض پایا ہے۔امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے تقریباً 26 تلامذہ کے نام ذکر کئے ہیں۔[1] اور امام ابن حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے 17 کے نام ذکر کئے ہیں۔'' [2]

امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعض شہزادوں کو بھی پڑھایا ہے جیسا کہ امام خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی نے ایک حکایت بیان کی کہ ''ابوذر قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ مجھے امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ ایک دن عباسی خلیفہ مُکْتَفِی بِاللہ ہاتھ میں تختی لئے اپنے دادا مُوَفَّق باللہ کے پاس آیا۔ دادا نے دیکھا تو پوچھا: ''یہ تیرے ہاتھ میں تختی کیوں ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''میرے خادم کا انتقال ہوگیا ہے اور اس کی مدرسے آنے جانے کی تکلیف سے خلاصی ہوگئی ہے۔'' مُوَفَّق نے کہا: ایسی بات نہ کہو۔ایک مرتبہ خلیفہ رشید نے حکم دیا تھا کہ ''اس کی اولاد کی تختیاں ہر پیر اور جمعرات کے دن اسے پیش کی جائیں۔'' چنانچہ، وہ اس پر پیش کی جاتی رہیں ایک دن اس نے اپنے بیٹے

[1] ......اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۶۹۶۔
[2] ......تھذیب التھذیب، ج ٤، ص ٤٧٣۔

سے کہا کہ ''تیرے خادم کو کیا ہوا وہ تمہاری تختی نہیں لایا؟'' بیٹے نے کہا: ''وہ انتقال کر گیا ہے اور اسے مدرسے آنے جانے کی تکلیف سے خلاصی مل گئی ہے۔'' رشید نے کہا: ''گویا موت کی تکلیف تم پر مدرسہ سے آسان ہے؟'' بیٹے نے کہا: ''جی ہاں!'' تو رشید نے اس کو کہا کہ ''پھر تم مدرسہ چھوڑ دو۔''

پھر جب مُکْتَفِی دوبارہ اپنے دادا سے ملا تو اس نے پوچھا کہ ''تیری اپنے استاذ سے محبت کیونکر ہے؟'' مُکْتَفِی نے جواب دیا: ''میں کیوں ان سے محبت نہ کروں جبکہ میری زبان پر سب سے پہلے ذکر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) جاری کرنے والے وہی تو ہیں۔ اور وہ ایسے شخص ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ ہوں تو جب آپ ہنسنا چاہیں وہ آپ کو ہنسا دیں اور جب آپ رونا چاہیں تو وہ آپ کو رُلا دیں۔ مُوَفَّق نے کہا: ان کو میرے پاس لے کر آؤ!'' امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں اس کے پاس گیا اور اس کے تخت کے قریب جا کر اسے بادشاہوں کے واقعات اور پند و نصائح سنانے لگا۔ جنہیں سن کر وہ رونے لگا۔''

اتنے میں مُکْتَفِی نے مجھے کہا کہ ''آپ نے ان کو اتنا کیوں رُلایا؟'' تو مُوَفَّق نے اس کو کہا: ''اللہ تمہارا برا کرے تم امام کو کیوں بولتے ہو؟'' ان سے الگ ہو جاؤ! پھر میں نے دیہاتیوں کے واقعات سنانے شروع کیے تو وہ بہت خوش ہوا اور ہنسنے لگا اور کہا کہ ''آپ نے مجھے خوش کر دیا، آپ نے مجھے خوش کر دیا۔'' (1)

تعریفی کلمات:

(1)......امام ابن ابی حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور میرے والد امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایات لکھا کرتے تھے، ایک دن کسی نے میرے

...... تاریخ بغداد، ج ۱۰، ص ۸۹.

والد صاحب سے امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو والد صاحب نے فرمایا: ''وہ بہت سچے آدمی ہیں۔'' [1]

(2)......قاضی اسماعیل بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے موقع پر کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ابوبکر کو غریقِ بحرِ رحمت فرمائے! ان کے ساتھ کثیر علم بھی چلا گیا۔ [2]

(3)......احمد بن کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے موقع پر کہا کہ ''امام ابوبکر ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وصال فرما گئے۔ وہ خلیفہ مُعْتَضِد کے استاذ تھے۔'' [3]

(4)......امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ ''امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی کے پاس تشریف فرما ہوتے تو اگر اس کو ہنسانا چاہتے تو ایک لمحے میں ہنسا دیتے اور اگر رلانا چاہتے تو رُلا دیتے۔ کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت وسیع علم رکھتے تھے۔'' [4]

(5)......ابن ندیم نے کہا: ''امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلیفہ مُکْتَفِی بِاللّٰہ کو بہت ادب سکھایا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک متقی اور پرہیزگار آدمی تھے اور اخبار و روایات کے بہت بڑے عالم تھے۔''

علمی اَثاثہ:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر کتابیں یادگار چھوڑیں۔ جن میں سے اکثر ''زُہد و رقائق'' پر مشتمل ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحتوں اور مواعظ

---

[1] ......تهذيب التهذيب، ج٤، ص ٤٧٤.
[2] ......تهذيب التهذيب، ج٤، ص ٤٧٤.
[3] ......تاريخ بغداد، ج١٠، ص٩٠.
[4] ......اعلام النبلاء، ج١٠، ص٦٩٦.

اور کتب کو ہر دور میں بے پناہ مقبولیت حاصل رہی ہے۔

حضرتِ علامہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **فرماتے ہیں کہ** ''**امام ابن ابی دُنیا** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **نے زہد کے موضوع پر 100 سے زائد کتب لکھی ہیں۔**'' (1)

امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **نے آپ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کی 183 کتابوں کے نام بیان کئے ہیں۔** (2)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کی چند کتابوں کے نام یہ ہیں: 1**......**اَلْقَنَاعۃ. 2**......**قَصْرُ الْاَمَل. 3**......**اَلصَّمْت. 4**......**اَلتَّوْبَة. 5**......**اَلیَقِین. 6**......**اَلصَّبْر. 7**......**الجُوع. 8**......**حُسْنُ الظَّنِ بِاللّٰه. 9**......**اَلْاَوْلِیَاء. 10**......**صِفَةُ النَّار. 11**......**صِفَةُ الْجَنَّة. 12**......**تَعْبِیْرُ الرُّؤْیَاء. 13**......**اَلدُّعَاء. 14**......**ذَمُّ الدُّنْیَا. 15**......**اَلْاَخْلَاق. 16**......**کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاء. 17**......**عَاشُوْرَاء. 18**......**اَلْمَنَاسِک. 19**......**اَخْبَارُ اُوَیْس. 20**......**اَخبارُ مُعَاوِیَه.**

ان کے علاوہ بھی کئی کتب ورسائل ہیں جنہیں عوام وخواص میں بڑی پذیرائی حاصل ہے۔ان کی کتب سے بے توجہی نہ چاہیے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **حضرت مصنف** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کی کتابوں کو ہر ایک کے لئے نافع بنائے۔**

(**اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

سفرِ آخرت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **خوشبوئے علم سے اکنافِ عالم کو معطر فرماتے ہوئے ۲۸۱ ہِجری، ماہِ جُمَادَی الْاُولٰی میں اس دُنیائے فانی سے رُخصت ہو گئے اور اپنے محبوبِ حقیقی** عَزَّوَجَلَّ **سے جا ملے۔ قاضی ابوالحسن** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **بیان**

(1)......المنتظم لابن جوزی، ج۱۲، ص۳۴۱.

(2)......اعلام النبلاء، ج۱۰، ص۶۹۷.

فرماتے ہیں کہ ''جس دن امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا میں اس دن صبح سویرے قاضی اسماعیل بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے پاس آیا اور کہا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ قاضی کی عزّت بڑھائے! امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وصال فرما گئے ہیں۔'' انہوں نے فرمایا: ''ابوبکر پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو! ان کے ساتھ کثیر علم بھی چلا گیا۔'' پھر فرمایا: ''اے لڑکے! یوسف بن یعقوب کے پاس چلو! وہ نمازِ جنازہ پڑھائیں گے۔

پھر یوسف بن یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور ''شُوْنِیْزِیَّہ'' میں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسدِ خاکی کو ''شُوْنِیْزِیَّہ'' ہی کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ (1)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین}



{......علم سیکھنے سے آتا ھے......}

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم: ''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر، ج۱۹، ص۵۱۱، الحدیث:۷۳۱۲)

---

(1)......تاریخ بغداد، الرقم:۵۲۰۹، عبداللہ بن محمد، ج۱۰، ص۹۰.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حِصّہ اَوّل

نعمت کی حفاظت کانسخہ:

{۱}......حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو اہل، مال اور اولاد کی صورت میں کوئی نعمت عطا کرے، پھر وہ کہے: {مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ} یعنی جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے، نیکی کرنے کی طاقت اسی کی توفیق سے ہے۔ (یعنی شکر ادا کرے) تو وہ اس میں موت کے علاوہ کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔'' (1)

نعمتوں کا احترام کیا کرو:

{۲}......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور روٹی کا ایک ٹکڑا گرا ہوا دیکھا، تو اسے (اٹھا کر) پونچھا اور ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا احترام کیا کرو۔ اس لئے کہ جب یہ کسی اہلِ خانہ سے روٹھ کر چلی جاتی ہیں تو دوبارہ لوٹ کر نہیں آتیں۔'' (2)

---

(1)......المعجم الاوسط، الحدیث: ٤٢٦١، ج٣، ص١٨٣.

(2)......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه،الحدیث:٤٥٥٧،ج ٤،ص ١٣٢.

نعمتوں میں زیادتی کا باعث:

{ ٣ }......حضرت سیِّدُنا عطارد قرشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو شکر کی توفیق عطا فرماتا ہے تو پھر اسے نعمت کی زیادتی سے محروم نہیں فرماتا کیونکہ اس کا فرمانِ عالیشان ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ١٣، ابرھیم:٧)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ (1) (2)

دُعائے شکر:

{ ٤ }......حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ محمد بن منکدر قرشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

......صدرالافاضل حضرت سیِّدُنا محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ مُنعِم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خُوگر بنائے۔ یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ مُنعِم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے، یہ مقام صدیقوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ١٣، ابراھیم، تحت الایۃ:٧)

......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث:٤٥٢٦، ج٤، ص١٢٤.

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔'' [1]

سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مناجات:

{۵}......حضرت سیِّدُنا ابوجلد جیلان بن فروہ بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مناجات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرا شکر کیسے ادا کروں جبکہ میں تیرے شکر تک تیری نعمت کے بغیر نہیں پہنچ سکتا؟'' تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام پر وحی نازل ہوئی کہ ''اے داؤد! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جتنی نعمتیں تیرے پاس ہیں وہ میری طرف سے ہیں؟'' آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیوں نہیں۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میں تیرے اسی شکر ادا کرنے (یعنی اقرارِ نعمت) پر تجھ سے راضی ہوں۔'' [2]

سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مناجات:

{۶}......حضرت سیِّدُنا ابوجلد بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مناجات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں کس طرح تیرا شکر ادا کروں حالانکہ میرے سارے اعمال تیری سب سے چھوٹی نعمت کا بھی بدلہ نہیں چکا سکتے؟'' تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی نازل ہوئی کہ ''اے موسٰی! (اقرارِ نعمت کرکے) ابھی تو تم نے میرا شکر ادا کیا ہے۔'' [3]

---

[1] ......سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب الاستغفار، الحدیث:۱۵۲۲، ج۲، ص۱۲۳۔ عن معاذ بن جبل.

[2] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد داؤد علیہ السلام، الحدیث:۳۷۵، ص۱۰۷.

[3] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار موسٰی علیہ السلام، الحدیث:۳۴۹، ص۱۰۳.

اَلْحَمْدُلِلّٰه کہنے کی برکت:

{۷}......حضرت سیِّدُنا ابوعقیل عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَکِیۡل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”بندہ جب بھی ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰه﴾ کہتا ہے تو ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰه﴾ کہنے کی برکت سے اس کے لئے نعمت لازم ہو جاتی ہے۔“ میں نے پوچھا: ”اس نعمت کا بدلہ کیا ہے؟“ (ارشاد فرمایا:) ”اس کا بدلہ بھی بندے کا ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰه﴾ کہنا ہے۔ پس (یہ کہتے ہی اس کے پاس) ایک اور نعمت آجائے گی، کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ختم نہیں ہوتیں۔“ (1)

{۸}......حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ باہلی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَنِی نے مجھ سے فرمایا: ”بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو نعمتیں اپنی قدرت کے مطابق عطا فرماتا ہے لیکن انہیں شکر کا مکلّف ان کی طاقت کے مطابق بناتا ہے۔“ (2)

بہت بڑی نعمت:

{۹}......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِالْاِسْلَامِ﴾ یعنی اسلام کی نعمت پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے۔ کہتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: ”بے شک تو نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت کا شکر ادا کیا ہے۔“ (3)

---

1 ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث:٤٤٠٨، ج٤، ص٩٩.

2 ......المرجع السابق،الحدیث:٤٥٧٨،ص١٣٨.

3 ......الزهد لابن مبارك، باب ذكر رحمة اللّٰه، الحدیث:٩١١، ص٣١٨.

شکر کے عمدہ الفاظ:

{١٠}......خلیفہ عبدالملک بن مروان سے منقول ہے کہ ''بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ اور شکر میں مبالغہ آمیز جو بات کہتا ہے وہ یہ ہے: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْنَاوَھَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ }ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے (توفیق دے کر) ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی۔''(1)

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا اندازِ شکر:

{١١}......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی گفتگو شروع فرماتے وقت یہ کہا کرتے تھے: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کَمَا خَلَقْتَنَا، وَرَزَقْتَنَا، وَھَدَیْتَنَا، وَعَلَّمْتَنَا، وَاَنْقَذْتَنَا، وَفَرَّجْتَ عَنَّا، لَکَ الْحَمْدُ بِالْاِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ، وَلَکَ الْحَمْدُ بِالْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْمُعَافَاۃِ ،کَبَتَّ عَدُوَّنَا، وَبَسَطْتَّ رِزْقَنَا، وَاَظْھَرْتَ اُمَّتَنَا، وَجَمَعْتَ فُرْقَتَنَا، وَاَحْسَنْتَ مُعَافَاتَنَا، وَمِنْ کُلِّ وَاللّٰہِ مَا سَئَلْنَاکَ رَبَّنَا اَعْطَیْتَنَا، فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا، لَکَ الْحَمْدُ بِکُلِّ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیْنَا فِیْ قَدِیْمٍ وَّحَدِیْثٍ، اَوْ سِرٍّ اَوْ عَلَانِیَۃٍ، اَوْ خَاصَّۃٍ اَوْ عَامَّۃٍ، اَوْ حَیٍّ اَوْ مَیِّتٍ، اَوْ شَاھِدٍ اَوْ غَآئِبٍ، لَکَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی، وَلَکَ الْحَمْدُ اِذَا رَضِیْتَ }ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے کہ تونے ہمیں پیدا کیا، ہمیں رزق دیا، ہدایت دی، علم دیا اور نجات بخشی اور ہم سے تکلیف دور فرمادی، اسلام اور قرآن کی نعمت پر تیرا شکر ہے، اہل و عیال، مال وزر اور صحت وعافیت کی نعمت پر بھی تیرا شکر ہے۔ تو نے ہمارے دشمنوں کو رسوا کیا،

(1)......الدرالمنثور، پ٢، البقرۃ، تحت الایۃ ١٥٢، ج١، ص٣٦٩.

ہمارے رزق میں وسعت فرمائی، اس امت کو غلبہ دیا، ہم بکھرے ہوؤں کو اکٹھا کیا، ہمیں بہترین صحت وعافیت عطا فرمائی، اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تجھ سے جو مانگا تو نے ہمیں عطا فرمایا، پس اس پر تیرا بے انتہا شکر ہے۔ اور تیری عطا کردہ ہر نعمت پر تیرا شکر ہے، خواہ نئی ہو یا پرانی، پوشیدہ ہو یا ظاہر، خاص ہو یا عام، باقی ہو یا ختم ہوگئی ہو اور موجود ہو یا غائب، تیرا شکر ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور جب تو راضی ہو جائے تب بھی تیرا شکر ہے۔

سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شکر:

{۱۲}......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) تیری نعمتوں کا شکر کس طرح ادا کر سکے؟ جبکہ تو نے اپنے دستِ قدرت سے انہیں پیدا فرمایا، ان میں اپنی طرف سے روح پھونکی، انہیں اپنی جنت میں بسایا اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے ان کو سجدہ کیا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ! انہیں یقین تھا کہ یہ سب میری طرف سے ہے۔ اس پر انہوں نے میری حمد کی۔ بس یہی میری عطا و بخشش کا شکر ہے۔'' (1)

بیت الخلا سے نکلنے پر شکرِ الٰہی:

{۱۳}......حضرت سیِّدُنا ابن نباتہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم قضائے حاجت کو جاتے تو یہ پڑھتے: {بِسْمِ اللّٰہِ الْحَافِظِ الْمُؤَدِّی} ترجمہ: اللہ کے نام سے جو حفاظت کرنے اور پایۂ تکمیل کو پہنچانے

(1)......الزهد للهناد، باب الشكر على النعم، الحديث: ٧٧٧، ج٢، ص ٤٠٠.

والا۔ پھر جب فراغت پاتے تو ہاتھ سے شکمِ مبارک کو چھوتے اور فرماتے: {یَا لَهَا مِنْ نِّعْمَةٍ لَوْ یَعْلَمُ الْعِبَادُ شُكْرَهَا} ترجمہ: کتنی عظیم نعمت ہے، کاش! لوگ اس کا شکر کرنا جان لیں۔[1]

سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو عبدا شکورًا کہنے کی وجہ:

{۱۴}......حضرت سیِّدُنا سعد بن مسعود ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو (قرآن پاک میں) ''عَبْدًاشَكُوْرًا'' (یعنی بڑا شکر گزار بندہ) اس لئے فرمایا گیا کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بھی نیا لباس پہنتے یا کھانا تناول فرماتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے۔[2]

کھانے کے بعد کی ایک دُعا:

{۱۵}......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ قبا میں سے ایک انصاری شخص نے مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھانے کی دعوت دی تو ہم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہو لئے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھانا تناول فرما کر اپنے ہاتھ مبارک دھو چکے تو یوں دُعا فرمائی: {اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ، مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا، وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلَّ بَلَآءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ رَبِّیْ وَلَا مُكَافَاً وَلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسٰی مِنَ الْعُرٰی، وَهَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی، وَفَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِهٖ تَفْضِیْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ}

[1] ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم الله، الحدیث:٤٤٦٨، ج٤، ص١١٣.

[2] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، قصة نوح علیه السلام، الحدیث: ٢٨١، ص٨٩ .قول محمد بن کعب۔ المعجم الکبیر، الحدیث: ٥٤٢٠، ج٦، ص٣٢.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو کھلاتا ہے اور خود کھانے سے پاک ہے، جس نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں کھلایا، پلایا اور ہر اچھی نعمت سے نوازا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔ نہ اسے وداع کیا گیا، نہ کفایت کیا ہوا، نہ اس کی ناشکری کی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی کی گئی۔ تمام تعریفوں کا حقدار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جس نے کھانا کھلایا، پانی پلایا، برہنہ بدنوں کو کپڑے پہنائے، گمراہی سے ہدایت بخشی، اندھے پن سے بینا کیا اور ہمیں اپنی کثیر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔(1)

دُعائے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

{۱۶}......حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ ''رحمتِ عالم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا کیا کرتے تھے: {اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَجَمِیْعِ سُخْطِکَ} ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری نعمت کے چھن جانے، تیرے اچانک عتاب، تیری عافیت کے پھر جانے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یعنی خدایا ہمیں ایسے کاموں سے بچا جو تیری ناراضی کا باعث ہیں)۔(2)

ناشکری باعثِ عذاب ہے:

{۱۷}......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ جب تک چاہتا ہے اپنی نعمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور

---

(1) ......السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، الحدیث: ۱۰۱۳۳، ج۶، ص۸۲.

(2) ......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدُعاء، باب اکثر اھل الجنۃ، الحدیث: ۲۷۳۹، ص۱۴۶۴.

جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو وہ اسی نعمت کو ان کے لئے عذاب بنا دیتا ہے۔[1]

نعمت اور شکر کا تعلق:

{۱۸}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اہلِ ہمدان میں سے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: ''بے شک نعمت کا تعلق شکر کے ساتھ ہے اور شکر کا تعلق نعمتوں کی زیادتی کے ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نعمتوں میں اضافہ اس وقت تک نہیں رُکتا جب تک کہ بندے کی طرف سے شکر نہ رُک جائے۔[2]

گناہوں کو چھوڑ دینا بھی شکر ہے:

{۱۹}......حضرت سیِّدُنا مخلد بن حسین ازدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: شکر کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ''بندہ گناہوں کو چھوڑ دے۔''[3]

کون سی نعمت، مصیبت و آزمائش ہے؟

{۲۰}......حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جس نعمت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل نہ ہو وہ مصیبت و آزمائش ہے۔''[4]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پانے کا ایک ذریعہ:

{۲۱}......حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں:

---

1 ......الدر المنثور، پ۲، البقرة، تحت الاية ۱۵۲، ج۱، ص۳۶۹.

2 ......شعب الايمان للبيهقى، باب فى تعديد نعم الله، الحديث:۴۵۳۲، ج۴، ص۱۲۷.

3 ......الدر المنثور، پ۲، البقرة، تحت الاية ۱۵۲، ج۱، ص ۳۷۱.

4 ......المجالسة و جواهر العلم، الجزء التاسع، الحديث: ۱۱۶۳، ج۲، ص۵.

''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔''[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا:

{۲۲}......حضرت سیِّدُنا ابوبردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں آیا تو میری ملاقات حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''کیا آپ اس گھر میں داخل نہیں ہوں گے جس میں میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم داخل ہوئے تھے اور کیا اس گھر میں نماز ادا نہیں کریں گے جس میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی تھی اور کیا ہم آپ کو ستو اور کھجور نہ کھلائیں؟'' پھر فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا فرما کر انہیں اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو ایک بندہ عرض کرے گا: ''اس نعمت کی علامت کیا ہے؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اس کی علامت یہ ہے کہ تو نے فلاں فلاں تکلیف میں مجھے پکارا تو میں نے اس تکلیف کو تجھ سے دور کر دیا۔ تو نے فلاں فلاں سفر میں میری رفاقت چاہی تو میں نے اپنی رحمت سے تجھے اپنی رفاقت بخشی۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی نعمتیں یاد دلاتا جائے گا اور اسے یاد آتا جائے گا یہاں تک کہ ارشاد فرمائے گا: ''اس کی علامت یہ ہے کہ تو نے فلاں بنتِ فلاں کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا اور تیرے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی اسے پیغام بھیجا تھا لیکن میں نے اس سے تیرا نکاح کرا دیا اور باقی سب کو واپس لوٹا دیا۔''

---

[1] ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۱۳۳ عبدالعزیز، ج ۳۶، ص ۳۳۴.

بارگاہِ خداوندی میں حاضری کو یاد کر کے رونے لگے:

{ ۲۳ }......حضرت سیِّدُنا ابو بردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اپنے بندے کو اپنی بارگاہ میں حاضر کر کے اسے اپنی نعمتیں شمار کرائے گا۔'' (اتنا بیان کرنے کے بعد) حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت روئے پھر فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو اپنی بارگاہ میں حاضر فرمانے کے بعد عذاب نہیں دے گا۔''

ایک نعمت ساری نیکیاں لے جائے گی:

{ ۲۴ }......حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، بِاِذْنِ پروردگار دو عالَم کے مالک و مختار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن نعمتیں نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ لائی جائیں گی۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ایک نعمت سے ارشاد فرمائے گا: ''اس کی نیکیوں میں سے اپنا حق لے لے۔'' تو وہ اس کے لئے کوئی نیکی باقی نہیں چھوڑے گی۔ [1]

کسی نعمت کا شکر ادا نہ کر سکوں گا:

{ ۲۵ }......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اگر میرے ہر بال کی دو زبانیں ہوں اور وہ دن رات تیری پاکی بیان کریں

---

[1] ......الفردوس بماثور الخطاب، الحديث: ٨٧٦٣، ج٥، ص٤٦٢.

تب بھی میں تیری کسی ایک نعمت کا کما حقہ شکر ادا نہ کرسکوں گا۔'' [1]

شیطان شکر میں رکاوٹ ڈالتا ہے:

{۲۶}......حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ جب بندے پر کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مصیبت سے نجات بخش دیتا ہے۔ پھر شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کے شکر کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے: یہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ آسان تھا جس طرف تم گئے ہو۔ تو بندہ کہتا ہے: ''نہیں! بلکہ یہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت تھا جس کی طرف میں متوجہ ہوا، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے مجھ سے پھیر دیا۔''

نعمتیں محفوظ کرنے کا ذریعہ:

{۲۷}......حضرت سیِّدُ نا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کرلو۔'' [2]

شکر، صبر سے زیادہ محبوب ہے:

{۲۸}......حضرت سیِّدُ نا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''عافیت پر شکر کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔'' [3]

---

[1] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام سلیمان، الحدیث: ۱۵، ج۸، ص۱۲۰.

[2] ......حلیة الاولیاء، الرقم ۳۲۳ عمر بن عبدالعزیز، الحدیث: ۷۴۵۵، ج ۵، ص ۳۷۴.

[3] ...... کتاب الجامع لمعمر مع المصنف لعبد الرزاق ، باب العلم الحدیث: ۲۰۶۳۵، ج ۱۰، ص ۲۳۸.

یہ شاکرین کا طریقہ نہیں:

{۲۹}......حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عیدالفطر کے دن کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''اگر ان لوگوں کے روزے قبول کر لئے گئے ہیں تو یہ شاکرین کا طریقہ نہیں ہے اور اگر ان کے روزے قبول نہیں کئے گئے تو یہ خائفین کا طریقہ نہیں ہے۔'' (1)

امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا رقت انگیز بیان:

{۳۰}......حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! ان نعمتوں کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھڑکتی ہوئی اس آگ سے بھاگنے پر مدد حاصل کرو جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بے شک تم ایسے گھر میں ہو جس میں قیام کی طویل مدت بھی قلیل ہے اور اس میں تمہیں مقررہ مدت تک ان لوگوں کا جانشین بنا کر بھیجا گیا ہے جنہوں نے دُنیا کی خوشنمائی اور اس کی رونق و بہار کا رخ کیا، ان کی عمریں تم سے طویل اور قد تم سے دراز تھے اور نشانات عظیم تھے۔ انہوں نے پہاڑوں کو چیر ڈالا۔ پتھر کی چٹانیں کاٹیں اور سخت گرفت اور ستون جیسے جسموں کی قوت کے ساتھ شہروں میں گشت کیا۔ اس کے باوجود زمانے نے جلد ہی ان کی مدتوں کو لپیٹ دیا۔ ان کے نشانات کو مٹا دیا۔ ان کے گھروں کو نیست و نابود کر دیا اور ان کے ذکر کو بھلا دیا۔ اب تم نہ ان کو دیکھتے ہو نہ ان کی بھنک سنتے ہو۔ وہ جھوٹی امیدوں پر خوش، غفلت میں راتیں بسر کرتے اور ندامت کے

---

(1)......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الصیام، الحدیث: ۳۷۲۷، ج۳، ص۳۴۶.

ساتھ دن گزارتے تھے۔

پھر تم جانتے ہو کہ رات کے وقت ان کے گھروں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اترا تو صبح ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں منہ کے بل پڑے رہ گئے اور جو بچ گئے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب، اس کی نعمتوں کے زوال اور ہلاکت میں مبتلا ہونے والوں کے منہدم گھروں کے آثار دیکھتے رہ گئے۔ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور عبرت ہے ان کے لئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔

اور اب ان کے بعد تمہاری مدت کم ہے اور دُنیا عارضی ہے اور زمانہ ایسا آ گیا ہے کہ نہ عفو و درگزر رہا اور نہ ہی نرمی بلکہ برائی کا کیچڑ، باقی ماندہ رنج و غم، عبرتناک ہولناکیاں، بچی کچی سزاؤں کے اثرات، فتنوں کے سیلاب، پے در پے زلزلوں اور بدترین جاں نشینوں کا دور دورہ ہے۔ ان کی برائیوں کی وجہ سے خشکی وتری میں خرابی ظاہر ہوئی۔ پس تم ان کی طرح نہ ہونا جنہیں لمبی امیدوں اور لمبی مدتوں نے دھوکے میں ڈال دیا تو وہ خواہشات کے ہو کر رہ گئے۔

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں کر دے جو اپنی نذر کی حفاظت کرتے ہوئے اسے پورا کرتے ہیں اور اپنے (حقیقی) ٹھکانے کو پہچان کر خود کو تیار رکھتے ہیں۔" (1)

نافرمانی کے باوجود نعمتیں:

{۳۱} ......حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "جب تم دیکھو کہ

(1) ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم ۳۹۰۷، عبدالرحمن، ج ۳۵، ص ۲۰۸.

تمہاری نافرمانی کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مسلسل نعمتیں عطا فرما رہا ہے تو اس سے ڈرو۔''(1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل:

{۳۲}......حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، باذنِ پروردگار دوعالم کے مالک ومختار، شہنشاہِ اَبرار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کو ان کی نافرمانی کے باوجود ان کی خواہشات کے مطابق عطا کر رہا ہے تو یہ اس کی طرف سے ان کو ڈھیل ہے۔''(2)

ذکرِ نعمت بھی شکر ہے:

{۳۳}......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''نعمت کا بکثرت ذکر کیا کرو کیوں کہ اس کا ذکر اس کا شکر ہے۔''(3)

دُنیا و آخرت کی بھلائی:

{۳۴}......حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ماہِ نُبُوَّت، مہرِ رِسالت، مَنْبَعِ جودوسخاوت، قاسِمِ نِعمت، سراپا رحمت، شافِعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے چار چیزیں عطا کی گئیں اسے دُنیا و آخرت کی بھلائی عطا کی گئی: (۱)......شکر کرنے والا دل (۲)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کا

---

(1) ...... فضیلة الشکر، باب فی الانحراف عن......الخ، الحدیث: ۷۳، ص۵۹.

(2) ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبة بن عامر، الحدیث: ۱۷۳۱۳، ج۶، ص۱۲۲۔
فضیلة الشکر، باب فی الانحراف......الخ، الحدیث: ۷۰، ص۵۷.

(3) ......الزھد لابن مبارك، باب فضل ذکر الله، الحدیث: ۱۴۳۴، ص۵۰۳.

ذکر کرنے والی زبان (۳)......مصیبت پر صبر کرنے والا بدن اور (۴)......اس کے مال اور عزت میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔" (1)

طوطا بولنے لگا:

{۳۵}......حضرت سیِّدُنا صدقہ بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام محراب میں تشریف فرما تھے۔ اچانک ان کے پاس سے ایک چھوٹا سا طوطا گزرا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسے دیکھ کر اس کی خلقت میں غور وخوض کرنے لگے اور اس پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی تخلیق کیوں فرمائی؟" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس طوطے کو قوتِ گویائی عطا فرمائی اور اس نے عرض کی: "اے داوٗد (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! کیا آپ کو تعجب ہو رہا ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! آپ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو عظیم فضل فرمایا ہے، اسکے مقابلے میں مجھے ملنے والے فضل پر میں بہت زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں۔" (2)

مینڈک کی تسبیح:

{۳۶}......حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں یہ خیال آیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد ان سے زیادہ عمدہ طریقے سے کوئی نہیں کرتا، تو ایک فرشتہ نازل ہوا اس وقت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام محراب میں تشریف فرما تھے،

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۱۲۷۵، ج ۱۱، ص ۱۰۹.

(2)......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۰۳۷، داؤد بن ایشا، ج ۱۷، ص ۹۵.

قریب ہی ایک تالاب تھا، فرشتے نے عرض کی: ''اے داوٗد (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! اس مینڈک کی آواز کو سمجھیں۔'' آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بغور سنا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی حمد بیان کررہا تھا جیسی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کبھی نہ کی تھی۔ فرشتے نے عرض کی: ''اے داوٗد (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! کیا پایا؟ کیا آپ اس کی بات سمجھ گئے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' فرشتے نے عرض کی کہ ''اس نے کیا کہا؟'' فرمایا: {سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ مُنْتَھٰی عِلْمِکَ یَا رَبِّ } پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا! میں نے اس طرح کبھی حمد نہیں کی۔'' (1)

سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تسبیح:

{۳۷}......ایک بار حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر خیر کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس طرح حمد کی: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْہِ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ} یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایسی حمد ہے جیسی اس کی عزت کے شایانِ شان ہے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ''اے داوٗد! تم نے فرشتوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے (یعنی ایسی حمد فرشتے بھی نہیں کرسکے)۔'' (2)

شکر گزار سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیار:

{۳۸}......حضرت سیِّدُنا اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان

1 ......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۰۳۷، داؤد بن ایشا، ج ۱۷، ص ۹۵.

2 ......شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ۴۵۸۲، ج ۴، ص ۱۳۹.

کرتے ہیں کہ ایک شخص ماہِ نُبُوَّت، مہرِ رِسالت، مَنْبَعِ جود وسخاوت، قاسِمِ نِعمت، سراپا رَحمت، شافِعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا کرتا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے دریافت فرماتے: ''تم نے صبح کس حال میں کی؟'' وہ عرض کرتا: ''میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر اس کا شکرادا کرتا ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی نعمت پر اس) کا شکرادا کرتا ہوں۔'' تو نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے لئے دُعا فرماتے۔ ایک دن وہ حاضرِ خدمت ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ''اے فلاں! کیسے ہو؟'' عرض کی: ''اگر شکر کروں تو خیریت سے ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہوگئے (اور اس کے حق میں کوئی دُعا نہ کی)، اس شخص نے عرض کی: ''یَا نَبِیَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پہلے تو آپ میرا حال دریافت فرمانے کے بعد میرے لئے دُعا بھی فرمایا کرتے تھے، جبکہ آج میرا حال دریافت فرمانے کے بعد میرے لئے دُعا نہیں فرمائی؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پہلے جب میں تمہارا حال معلوم کرتا تھا تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے تھے جبکہ آج میں نے تمہارا حال پوچھا تو تم نے شکر بجالانے میں شک کیا۔'' (1)

ذکرِ الٰہی بھی شکر ہے:

{۳۹} ......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ

......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث: ٤٤٤٩، ج٤، ص١٠٩.

حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر کس طرح کرنا چاہئے؟'' ارشاد ہوا: ''اے موسیٰ! تمہاری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔'' (1)

دو نعمتیں:

{۴۰}......حضرت سیِّدُ نا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا ابو تمیمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''آپ نے صبح کس حال میں کی؟'' ارشاد فرمایا: ''دو نعمتوں کے درمیان، میں نہیں جانتا کہ ان میں سے افضل نعمت کون سی ہے: (۱)......میرے وہ گناہ کہ جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردہ ڈال دیا کہ اب کوئی ان کے ذریعے مجھے عار نہیں دلا سکتا اور (۲)......اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کے دلوں میں جو میری محبت ڈال دی، حالانکہ میرے اعمال اس قابل نہیں۔''

ادائے شکر کا ایک طریقہ:

{۴۱}......حضرت سیِّدُ نا محمد بن لوط انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''شکر نافرمانی ترک کر دینے کا نام ہے۔''(2)

علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی دُعا:

{۴۲}......اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے منٰی میں یہ دُعا مانگی: ﴿کَمْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَنْعَمْتَھَا

---

1 ......الزهد لابن مبارك، باب ذكر رحمة الله، الحديث: ٩٤٢، ص ٣٣٠.

2 ......شعب الايمان للبيهقى، باب فى تعديد نعم الله، الحديث: ٤٥٤٧، ج٤، ص ١٣٠.

عَلَیَّ قَلَّ لَکَ عِنْدَ ھَا شُکْرِیْ، وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ اِبْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَکَ عِنْدَ ھَا صَبْرِیْ، فَیَا مَنْ قَلَّ شُکْرِیْ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ، وَیَا مَنْ قَلَّ صَبْرِیْ عِنْدَ بَلَائِہٖ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ، وَیَا مَنْ رَآنِیْ عَلَی الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ وَلَمْ یَھْتِکْ سِتْرِیْ، وَیَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ، وَیَا ذَا النِّعَمِ الَّتِیْ لَا تَحُوْلُ وَلَا تَزُوْلُ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری نعمتوں کے مقابلے میں میرا شکر کم ہے۔ آزمائشوں پر میرا صبر کم ہے۔ اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں کے مقابلے میں میرا شکر کم ہونے کے باوجود مجھے ان نعمتوں سے محروم نہ کیا۔ آزمائشوں پر صبر کم ہونے کے باوجود مجھے رسوا نہ کیا۔ میرے بڑے بڑے گناہوں سے خبردار ہونے کے باوجود مجھے رسوا نہ کیا۔ میری پردہ دری نہ کی۔ اے ہمیشہ احسان فرمانے والے! اے پائیدار نعمتیں عطا فرمانے والے! حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرما اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں بخش دے۔ [1]

اے ابن آدم:

{ ۴۳ }...... حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! تجھ پر میری بھلائی نازل ہوتی ہے لیکن میرے پاس تیرا شر پہنچتا ہے، میں نعمتوں کے ذریعے تجھ سے محبت کا اظہار کرتا ہوں اور تو میری نافرمانیاں کر کے میرے ذکر سے غافل رہتا ہے اور مکرم فرشتہ ہمیشہ تیرا برا عمل ہی میرے پاس لے کر حاضر ہوتا ہے۔'' [2]

---

(1) ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ۴۵۸۸، ج ۴، ص ۱۴۰.

(2) ......حلیة الاولیاء، الرقم: ۲۰۰ مالك بن دینار، الحدیث: ۲۸۴۷، ج ۲، ص ۴۲۷.

بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں التجائیں:

{٤٤}......حضرت سیِّدُنا ابوعلی مدائنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَلِی بیان فرماتے ہیں: میں اپنے ایک پڑوسی کو رات کے وقت یہ کہتے ہوئے سنا کرتا تھا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر تو تیری بھلائی نازل ہوتی ہے لیکن تیری بارگاہ میں میرا شر ہی پہنچتا ہے، کتنے ہی فرشتے تیری بارگاہ میں میرا برا عمل لے کر پیش ہوتے ہیں، تو مجھ سے بے نیاز ہونے کے باوجود نعمتوں کے ذریعے مجھ سے اظہارِ محبت فرماتا ہے، جبکہ میں تیرا محتاج ہونے اور فاقہ میں مبتلا ہونے کے باوجود گناہوں اور نافرمانیوں کے ذریعے تیری یاد سے غافل رہتا ہوں اور اس کے باوجود تو مجھے پناہ دیتا، میری پردہ پوشی فرماتا اور مجھے رزق عطا فرماتا ہے۔'' (1)

صبح کس حال میں کی:

{٤٥}......حضرت سیِّدُنا صُغدی بن ابو الحجراء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا ابو محمد مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''اے ابو محمد! آپ نے صبح کس حال میں کی؟'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے نعمتوں میں گھرے ہونے اور شکر میں کوتاہ ہونے کی حالت میں صبح کی، ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہونے کے باوجود ہم سے محبت فرماتا ہے اور ہم اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس سے غافل رہتے ہیں۔'' (2)

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم}

---

(1)......شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ٤٥٩٠، ج٤، ص١٤٠.

(2)......حلیۃ الاولیاء، الرقم ٣٧١ مغیرۃ بن حبیب، الحدیث: ٨٥٥٤، ج٦، ص٢٦٧.

کرمِ الٰہی اور حلمِ الٰہی:

{۴۶}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ثعلبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تیرا کرم ہے کہ تیری اطاعت کی جاتی ہے اور نافرمانی نہیں کی جاتی اور یہ تیرا حلم ہے کہ تیری نافرمانی کی جاتی ہے اور تو عفو ودرگزر فرما دیتا ہے۔ تیری زمین پر بسنے والوں نے جب بھی تیری نافرمانی کی تو نے ہر بار ان کا بھلا فرمایا۔'' (1)

رب کریم عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیاں:

{۴۷}......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ اس بات کا یقین کر لیتا ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے اس نعمت کا شکر ادا کرنا لکھ دیتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ پر بندے کی ندامت دیکھتا ہے تو اس کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے ہی اسے بخش دیتا ہے اور جب کوئی شخص دینار کے عوض کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہے تو اس سے پہلے کہ کپڑے اس کے گھٹنوں تک پہنچیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔'' (2)

بخشش کے بہانے:

{۴۸}......حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جو

(1)......حلیة الاولیاء، الرقم ۳۷۰، عبداللّٰه، الحدیث: ۸۵۴۹، ج۶، ص۲۶۵.

(2)......المستدرك، کتاب الدُعاء والتکبیر، باب فضیلة التمجید......الخ، الحدیث: ۱۹۳۷، ج۲، ص۱۹۶، بتغیر قلیل.

شخص نیا کپڑا پہنتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰه﴾ کہہ لے اسے بخش دیا جاتا ہے اور جو کھانا کھاتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰه﴾ کہہ لے وہ بھی بخشا جاتا ہے اور جو پانی پیتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰه﴾ کہہ لے اس کی بھی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔

رزق کا ذِمّہ:

{۴۹}......حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''جو بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت بجالانے کا ذِمّہ لے لیتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمین اور آسمانوں میں اس کا رزق اپنے ذمۂ کرم پر لے لیتا ہے۔ پھر اس کا رزق لوگوں کے ہاتھوں میں دیتا ہے۔ وہ اسے تیار کر کے اس تک پہنچا دیتے ہیں۔ اگر وہ بندہ اسے قبول کر لیتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر شکر واجب کر دیتا ہے اور اگر وہ اسے قبول نہیں کرتا تو رب عَزَّوَجَلَّ وہ رزق ان محتاج بندوں کو دے دیتا ہے جو اس کا رزق لے کر اس کا شکر بجالاتے ہیں۔''

نعمتوں کا اظہار رب عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے:

{۵۰}......حضرت سیِّدُنا ابو رجاء عطاردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ پر دھاری دار چادر تھی، جسے ہم نے آپ پر اس سے پہلے دیکھا تھا نہ اس کے بعد۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ''جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے

کو نعمت عطا فرماتا ہے تو اس پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔'' [1]

اظہارِ نعمت میں تکبر ہو نہ اسراف:

{۵۱}......حضرت سیِّدُنا محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تکبر اور اسراف سے بچتے ہوئے کھاؤ، پیؤ اور صدقہ کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔'' [2]

{۵۲}......حضرت سیِّدُنا مالک بن نضلہ جشمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پراگندہ حال حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' پھر فرمایا: ''کون سا مال ہے؟'' میں نے عرض کی: ''مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر قسم کا مال عطا فرمایا ہے، اونٹ، گھوڑے، غلام اور بکریاں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے مال عطا فرمایا ہے تو پھر تجھ پر اس کا اثر دکھائی دینا چاہئے۔'' [3]

{۵۳}......حضرت سیِّدُنا علی بن زید بن جُدعان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۸۱، ج۱۸، ص۱۳۵.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ، الحدیث: ۶۷۲۰، ج۲، ص۶۰۳.

3 ......المرجع السابق، حدیث مالك بن نضلة، الحدیث: ۱۵۸۸۸، ج ۵، ص ۳۸۳۔ سنن النسائی، کتاب الزینة، باب الجلاجل، الحدیث: ۵۲۳۴، ص ۸۳۱.

”اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے کھانے پینے میں اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔“ (1)

خدا عَزَّوَجَلَّ کا پیارا بندہ اور ناپسندیدہ بندہ:

{۵۴} ......حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ”جس کو خیر سے نوازا جائے اور اس پر اس کا اثر دکھائی دے تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا اور اس کی نعمت کا چرچا کرنے والا کہا جاتا ہے اور جس کو خیر عطا کی جائے لیکن اس پر اس کا اثر دکھائی نہ دے تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ اور اس کی نعمتوں کا دشمن کہا جاتا ہے۔“ (2)

مصیبت پر حمد و شکر کرنا چاہئے:

{۵۵} ......حضرت سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ میں حضرت سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حجاج کے محل کے سامنے سے گزرا تو کہا: ”کاش! آپ ان مصائب کو دیکھتے جو اسی مقام پر حجاج کے زمانے میں ہم پر نازل ہوئے۔“ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ”تو ایسے چلا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارا ہی نہیں۔ واپس چلو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اس کا شکر بجالاؤ! کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ ارشاد نہیں سنا؟

مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ (پ ۱۱، یونس: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ (3)

---

(1) ......جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الھمزة، الحدیث: ۵۵۸۶، ج ۲، ص ۲۷۱۔
سنن الترمذی، کتاب الادب، الحدیث: ۲۸۲۸، ج ٤، ص ۳۷٤، عن عمر بن شعیب.

(2) ......الجامع لاحکام القران للقرطبی، پ ۳۰، الضحی، تحت الایة ۱۱، ج ۱۰، ص ۷۲، مختصرًا.

(3) ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ٤۵۹۷، ج ٤، ص ۱٤۲.

نعمت میں فوری اضافہ چاہئے تو....

{٥٦}......حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: ''کہا جاتا ہے کہ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو دل سے پہچان کر زبان سے اس کا شکر ادا کیا وہ شکر کے الفاظ مکمل کرنے سے پہلے ہی اس نعمت میں اضافہ دیکھ لے گا۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ (پ١٣، ابرھیم:٧)

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ ''نعمت کا شکر یہ ہے کہ تو اس کا چرچا کرے۔''

نیز ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! جب تو اس حال میں میری نعمتوں میں پلے کہ میری نافرمانی میں بھی لوٹ پوٹ ہوتا ہے تو مجھ سے ڈر کہ کہیں تجھے تیرے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کردوں۔ اے ابن آدم! مجھ سے ڈر اور جہاں چاہے سو۔'' (1)

آدھا ایمان:

{٥٧}......حضرت سیِّدُنا عامر بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں کہ ''شکر آدھا ایمان ہے، صبر آدھا ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے۔'' (2)

نعمت کا ذکر بھی شکر ہے:

{٥٨}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز

---

(1)......شعب الایمان للبیھقی، الحدیث:٤٥٣٣ تا٤٥٣٥، ج ٤، ص١٢٧.

(2)......تفسیر الطبری، پ ٢١، لقمان، تحت الایة ٣٠، الحدیث:٢٨١٥٦، ج١٠، ص٢٢٣. عن مغیرة.

فرماتے ہیں کہ نعمتوں کو یاد کرنا بھی شکر ہے۔ [1]

شکر نقصان سے بچاتا ہے:

{۵۹} ......حضرتِ سیِّدُنا ابوقلابہ عبداللہ بن زید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''دُنیا میں تمہیں کوئی چیز اس وقت تک نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک تم اس کا شکر ادا کرتے رہو۔'' [2]

ناشکری سے نعمت عذاب بن جاتی ہے:

{۶۰} ......حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر کا مطالبہ فرماتا ہے۔ اگر وہ اس کا شکر کریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں زیادہ دینے پر قادر ہے اور اگر ناشکری کریں تو انہیں عذاب دینے پر بھی قادر ہے۔ وہ اپنی نعمت کو ان پر عذاب سے بدل دیتا ہے۔'' [3]

ایسے شکر گزار بھی ہوتے ہیں:

{۶۱} ......حضرتِ سیِّدُنا ابوالدرداء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرمایا کرتے تھے کہ ''بہت سے شکر گزار ایسے ہوتے ہیں جو اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کو ملنے والی نعمت کا بھی شکر ادا کرتے ہیں اور جسے نعمت ملی ہوتی ہے اسے اس کی خبر نہیں ہوتی اور بہت سے علمِ فقہ رکھنے والے فقیہ نہیں ہوتے۔'' [4]

---

[1] ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث:۴۴۲۲، ج۴، ص۱۰۲.

[2] ......جامع بیان العلم وفضله، فصل فی کسب طلب العلم المال، الحدیث:۷۳۹ص۲۶۳.

[3] ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث:۴۵۳۶، ج۴، ص۱۲۷.

[4] ......تفسیر الطبری، پ۱۲یوسف، تحت الایة۳۸، الحدیث: ۱۹۲۹۵، ج۷، ص۲۱۶.

انسان بڑا ناشکرا ہے:

{٦٢}......حضرت سیِّدُ نا حسن بن ابوحسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔ (پ٣٠، العٰدیٰت:٦)

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''انسان بڑا ناشکرا ہے یعنی مصیبتیں گنتا رہتا ہے اور نعمتیں بھول جاتا ہے۔''

(اس کتاب کے مصنف) حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی المعروف امام ابن ابی دُنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا محمد بن ورَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے ہمیں اس سے متعلق چند اشعار سنائے:

یَا اَیُّھَا الظَّالِمُ فِیْ فِعْلِہٖ! وَالظُّلْمُ مَرْدُوْدٌ عَلٰی مَنْ ظَلَمْ

اِلٰی مَتٰی اَنْتَ وَحَتّٰی مَتٰی تَشْکُو الْمُصِیْبَاتِ وَتَنْسَی النِّعَمْ؟

ترجمہ: (۱)......اے اپنے عمل میں ظلم کرنے والے! ظلم، ظالم پر ہی لوٹتا ہے۔

(۲)......کب تک اور کہاں تک تم مصیبتوں پر شکوہ کرتے اور نعمتوں کو نظرانداز کرتے رہو گے؟[1]

نعمت کا چرچا کرنا بھی شکر ہے:

{٦٣}......حضرت سیِّدُ نا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''نعمت کا چرچا کرنا اس کا شکر ہے اور چرچا نہ کرنا ناشکری ہے۔ جو قلیل پر شکر نہیں کرتا وہ کثیر پر شکر نہیں کر سکتا۔ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ

[1] ......الجامع لاحکام القرآن، پ٣٠، العادیات، تحت الآیۃ٦، ج١٠، ص١١٥.

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ (مسلمانوں کی) جماعت میں برکت ہے اور ان سے علیحدہ رہنا سببِ عذاب ہے۔'' (1)

شکر اور عافیت:

{٦٤}......حضرت سیِّدُنا مطرف بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''عافیت پر شکر کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔'' اور آپ ہی کا فرمان ہے کہ ''میں نے عافیت اور شکر میں غور وخوض کیا تو ان میں دُنیا وآخرت کی بھلائی ہی پائی۔'' (2)

شکر گزار قلی:

{٦٥}......حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک قُلی سے ملا جو وزن اُٹھائے ہوئے {اَلْحَمْدُ لِلّٰہ} اور {اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ} (3) کہے جا رہا تھا میں اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا، جب اس نے اپنی پیٹھ سے بوجھ اتار دیا تو میں نے اس سے پوچھا: ''کیا تم اس سے اچھا کوئی کام نہیں کر سکتے؟'' اس نے کہا: ''کیوں نہیں! میں اچھا کام کر سکتا ہوں، قرآنِ پاک پڑھا سکتا ہوں۔ لیکن بندہ چونکہ نعمت اور گناہ کے درمیان رہتا ہے اس لئے میں اس کی کامل نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔'' میں نے کہا: ''یہاں کا قلی بھی بکر بن عبداللہ سے زیادہ سمجھدار ہے۔'' (4)

---

1 ......المسند للامام احمدبن حنبل، حديث نعمان بن بشير، الحديث: ١٨٤٧٦، ج٦، ص٣٩٤.

2 ......شعب الايمان للبيهقى، باب فى تعديد نعم الله، الحديث: ٤٤٣٥، ج٤، ص١٠٥.

3 ......یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگتا ہوں۔

4 ......شعب الايمان للبيهقى، باب فى تعديد نعم الله، الحديث: ٤٥١٤، ج٤، ص١٢٢.

سیِّدُ ناعمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا عمل:

{٦٦}......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کسی نعمت کو دیکھتے تو یہ دُعا پڑھنے سے پہلے اس سے نگاہ کو نہ پھیرتے: ﴿اَللّٰھُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُبَدِّلَ نِعْمَتَکَ کُفْرًا، اَوْ اَکْفُرَھَابَعْدَ مَعْرِفَتِھَا، اَوْ اَنْسَاھَا فَلَا اُثْنِیْ بِھَا﴾ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری نعمت کو ناشکری سے بدلنے یا اس کی معرفت کے بعد اس کا انکار کرنے یا اس کو بھلا کر اس کی تعریف نہ کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (1)

جِنّات کا تلاوت سن کر جواب دینا:

{٦٧}......حضرت سیِّدُ ناابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ رحمٰن کی تلاوت فرمائی یا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے اس کی تلاوت کی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اس کے جواب میں تم سے بہتر جواب جِنّات سے کیوں سنتا ہوں؟ میں جب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان پر پہنچتا:

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔

تو وہ کہتے: ''ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلائیں گے۔'' (2)

......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ٤٥٤٥، ج٤، ص١٢٩.

......تفسیر الطبری، پ٢٧، الرحمٰن، تحت الایۃ: ١٣، الحدیث: ٣٢٩٢٨، ج١١، ص٥٨٢.

{ ٦٨ }......حضرت سیّدُ نا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے سامنے سورۂ رحمٰن کی تلاوت فرمائی۔ فراغت کے بعد اِرشاد فرمایا: میں تمہیں خاموش کیوں دیکھتا ہوں؟ جِنّات نے تم سے خوبصورت جواب دیا کہ میں نے جب بھی ان کے سامنے یہ آیتِ مبارکہ { فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ } تلاوت کی تو وہ کہتے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلائیں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے یہ بھی کہا: {وَلَکَ الْحَمْدُ} یعنی اور تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ (1)

پانی پینے کے بعد کی دُعا:

{ ٦٩ }......حضرت سیّدُ نا اِمام ابو جعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سیّدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب پانی نوش فرماتے تو یہ کلمات کہتے: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا} ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے محض اپنی رحمت سے اسے (یعنی پانی کو)، میٹھا نہایت شیریں بنایا اور ہمارے (یعنی امت کے) گناہوں کی وجہ سے اسے کھاری، نہایت تلخ نہ بنایا۔ (2)

{ ٧٠ }......حضرت سیّدُ نا عبداللہ بن شُبْرُمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ نا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی پانی نوش فرما کر یہی کہا کرتے تھے۔ (3)

(1)......سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ الرحمٰن، الحدیث: ۳۳۰۲، ج۵، ص۱۹۰. مفهوماً.

(2)...... کتاب الدُعاء للطبرانی، باب القول عند الفراغ، الحدیث: ۸۹۹، ص۲۸۰، جعله بدله سقانا.

(3)......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث: ۴۴۸۰، ج۴، ص۱۱۵.

زُہد اختیار کرنے والے کی اصلاح:

{۷۱}......حضرتِ سیِّدُنا روح بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُنْعِم بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر والوں میں سے ایک شخص عابد و زاہد بننے چلا تو کہا: ''میں کھجور اور گھی کا حلوہ یا فالودہ نہیں کھاؤں گا کیونکہ میں اس کا شکر نہیں ادا کر سکتا۔'' فرماتے ہیں: ''میں حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ملا اور یہ بات بتائی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''وہ بے وقوف شخص ہے۔ کیا وہ ٹھنڈے پانی کا شکر ادا کر لیتا ہے؟''[1]

مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عبادت:

{۷۲}......حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (رات کی) نماز میں اتنا طویل قیام فرمایا کہ قدم سوج گئے۔ عرض کی گئی: آقا! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بخشے بخشائے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''[2][3]

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث: ۱۴۸۷، ص ۲۷۴.

2 ...... حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''یعنی میری یہ نماز مغفرت کے لئے نہیں بلکہ مغفرت کے شکریہ کے لئے ہے۔ خیال رہے کہ ہم لوگ عبد ہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عبدہ ہیں، ہم لوگ شاکر ہوسکتے ہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم شکور ہیں یعنی ہر طرح ہر وقت ہر قسم کا اعلیٰ شکر کرنے والے مقبول بندے۔ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جنت کی لالچ میں عبادت کرنے والے تاجر ہیں۔ دوزخ کے خوف سے عبادت کرنے والے عبد ہیں مگر شکر کی عبادت کرنے والے احرار ہیں۔'' (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۲۵۴)

3 ......صحیح مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ، باب اکثار الاعمال، الحدیث: ۲۸۱۹، ص ۱۵۱۴.

ہر وقت نماز پڑھنے والا گھرانہ:

{ ۷۳ }......حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ: { اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ (پ۲۲، سبا:۱۳) ترجمۂ کنزالایمان: اے داؤد والو شکر کرو۔ } نازل ہوئی تو حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر والوں میں سے ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز میں مشغول رہتا۔[1]

نیا لباس پہننے کی دُعا اور اس کی فضیلت:

{ ۷۴ }......حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قمیص پہنی۔ جب گلے تک پہنچی تو یہ دُعا پڑھی: {اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ، وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ } ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اس سے اپنی زندگی میں زیب و زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر اپنے ہاتھ دراز فرمائے اور دیکھا کہ جو حصہ ہاتھ سے زائد تھا اسے کاٹ دیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، بِاِذْنِ پروردگار، دو عالَم کے مالک ومختار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''جو شخص نیا کپڑا پہنے اور جب وہ گلے تک پہنچے یا اس سے پہلے اس کی مثل کلمات کہے اور اپنا پرانا کپڑا کسی مسکین کو پہنا دے تو جب تک اس کپڑے کا کوئی ایک دھاگا بھی باقی رہے گا وہ شخص زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب،

[1] ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث:۴۵۲۴، ج۴، ص۱۲۴.

ذِمۂ کرم اور حمایت میں رہے گا۔'' (1)

شکر گزار بخشا گیا:

{ ۷۵ }......حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص نے نئی قمیص پہن کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا تو اس کی مغفرت فرما دی گئی۔'' اس پر ایک شخص نے کہا: ''میں اس وقت تک نہیں لوٹوں گا جب تک کہ نئی قمیص خریدنے کے بعد اسے پہن کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہ کرلوں۔'' حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اس نے ثواب کی اُمید پر یہ بات کہی۔''

شکر اور عافیت دونوں کا سوال کرو:

{ ۷۶ }......حضرت سیِّدُنا عون بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک فقیہ کا فرمان ہے: ''میں نے اپنے معاملے میں غور وفکر کیا تو عافیت وشکر کے علاوہ کسی بھلائی کو شر سے خالی نہ پایا۔ بہت سے لوگ مصیبت میں بھی شاکر رہتے ہیں اور کئی لوگ عافیت میں ہونے کے باوجود شکر گزار نہیں ہوتے۔ پس جب تم خدا عَزَّوَجَلَّ سے مانگو تو یہ دونوں مانگو۔''

عافیت کی علامت:

{ ۷۷ }......حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اللہ

---

(1) ......المسند للامام احمدبن حنبل، مسندعمربن الخطاب، الحدیث:۳۰۵، ج۱، ص۱۰۰۔
سنن الترمذی، کتاب احادیث شتی، باب۱۰۷، الحدیث:۳۵۷۱، ج۵، ص۳۲۸۔
شعب الایمان للبیھقی، باب فی املابس والاوانی، فصل فیمایقول اذا لبس، الحدیث: ۶۲۸۷، ج۵، ص۱۸۲۔

عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کے عیوب کی) پردہ پوشی، عافیت کی علامت ہے۔'' (1)

{۷۸}......حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بندے کا اپنے (برے) اعمال کے باوجود محفوظ رہنا بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے۔'' (2)

تین نعمتیں:

{۷۹}......حضرت سیِّدُنا شریح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بندے پر جو بھی مصیبت آتی ہے اس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تین نعمتیں ہوتی ہیں: (۱)......وہ مصیبت اس کے کسی دینی معاملے میں نازل نہیں ہوئی (۲)......گزشتہ مصیبتوں سے بڑی نہیں ہے اور (۳)......جب اس نے ہونا ہی تھا تو ہوگئی۔'' (3)

{۸۰}......حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ منقول ہے: ''جو مصیبت کو نعمت اور آسودگی کو مصیبت شمار نہ کرے وہ عقلمند نہیں ہوسکتا۔'' (4)

نعمت کے ذریعے نافرمانی نہ کی جائے:

{۸۱}......حضرت سیِّدُنا زیاد بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے، نعمت پانے والے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔ (5)

---

(1)......حلیة الاولیاء، الرقم ۳۸۷ سفیان الثوری،الحدیث:۹۳۲۲،ج ۷،ص۷.

(2)......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث:۴۴۵۵، ج۴، ص ۱۱۰.

(3)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم۲۷۳۳، شریح بن الحارث، ج ۲۳، ص ۴۱.

(4)......کتاب الزهد لابن مبارک، باب فی الصبر علی البلاء، الحدیث:۱۰۲، ص۲۵، ما رواه نعیم بن حماد فی نسخته عن ابن المبارک.

(5)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۳۰۹، زیاد بن عبید، ج ۱۹، ص ۱۹۱.

شکر کے متعلق چند اشعار:

{۸۲}......حضرت سیِّدُنا محمود وراق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الرَّزَّاق کے اشعار ہیں:

اِذَا کَانَ شُکْرِیْ نِعْمَةَ اللّٰهِ نِعْمَةً　　عَلَیَّ لَهٗ فِیْ مِثْلِهَا یَجِبُ الشُّکْرُ

فَکَیْفَ بُلُوْغُ الشُّکْرِ اِلَّا بِفَضْلِهٖ　　وَاِنْ طَالَتِ الْاَیَّامُ وَاتَّصَلَ الْعُمْرُ

اِذَا مَسَّ بِالسَّرَّآءِ عَمَّ سُرُوْرُهَا　　وَاِنْ مَسَّ بِالضَّرَّآءِ اَعْقَبَهَا الْاَجْرُ

وَمَا مِنْهُمَا اِلَّا لَهٗ فِیْهِ مِنَّةٌ　　تَضِیْقُ بِهَا الْاَوْهَامُ وَالْبَرُّ وَالْبَحْرُ

ترجمہ: (۱)......جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرنا بھی ایک نعمت ہے تو ایسے میں مجھ پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔

(۲)......اور اس کے فضل کے بغیر شکر تک نہیں پہنچا جا سکتا اگرچہ کتنا ہی عرصہ گزر جائے۔

(۳)......خوشحالی میں شکر کرنے سے شادمانی بڑھتی ہے اور مصیبت میں شکر اجر وثواب کا باعث ہے۔

(۴)......خوشحالی اور مصیبت، دونوں ہی میں احسان پوشیدہ ہوتا ہے جس کے ادراک سے خیالات، خشکی اور سمندر کی وسعتیں قاصر ہیں۔

اے کاش! حالتِ شکر میں موت نصیب ہو جائے:

{۸۳}......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُود ونوال صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''بے شک مومن میرے ہاں مقامِ خیر پر فائز ہے اور وہ میرے شکر میں مصروف ہوتا ہے کہ (اسی حالت میں) مَیں اس کی روح کو اس کے پہلوؤں کے درمیان سے کھینچ لیتا ہوں۔''(1)

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هریرة، الحدیث: ۸۷۳۹، ج۳، ص۲۸۵.

ایک اعرابی کا اندازِ شکر:

{٨٤} ......حضرت سیِّدُنا احمد بن عبید تمیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: {اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ لَایُحْمَدُ عَلٰی مَکْرُوْہٍ غَیْرُہٗ} ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں کہ ناپسندیدہ بات پر بھی صرف اسی کی تعریف کی جاتی ہے۔

یہ نعمت کا کیسا بدلہ ہے؟

{٨٥} ......حضرت سیِّدُنا عَثّام بن علی کلابی کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن منکدر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُقْتَدِر ایک نوجوان کے پاس سے گزرے جو کسی عورت کے ساتھ کھڑا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ”اے بیٹے! تجھ پر جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے یہ اس کا کیسا بدلہ ہے؟“

بخار سے شفا کی دُعا:

{٨٦} ......حضرت سیِّدُنا ابوغسان عبایہ بن کلیب کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ مجھے نیشاپور میں شدید بخار ہوگیا تو میں نے یہ دُعا پڑھی: {اِلٰھِیْ! کُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ نِعْمَۃً قَلَّ عِنْدَھَا شُکْرِیْ وَکُلَّمَا ابْتَلَیْتَنِیْ بِبَلِیَّۃٍ قَلَّ عِنْدَھَا صَبْرِیْ، فَیَامَنْ قَلَّ شُکْرِیْ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِہٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یُعَاقِبْنِیْ وَیَامَنْ رَآنِیْ عَلَی الْمَعَاصِیْ فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ، اِکْشِفْ ضُرِّیْ} ترجمہ: اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب بھی تو نے مجھے نعمت عطا فرمائی تو مجھ سے شکر میں کمی واقع ہوئی اور جب بھی تو نے مجھے کسی آزمائش میں مبتلا کیا تو مجھ سے صبر بہت کم ہوا۔ اے اپنی نعمت پر میرے شکر کے کم ہونے کے باوجود مجھے بے یار و مددگار نہ چھوڑنے والے پروردگار! اے آزمائش میں

میرے صبر کی کمی کے باوجود میری گرفت نہ فرمانے والے ربِّ غفار! اے میری نافرمانیوں کے باوجود مجھے رسوائی سے بچانے والے خدائے ستار! میری تکلیف دور فرما دے۔

فرماتے ہیں: ''اس دُعا کی برکت سے میرا بخار جاتا رہا۔'' (1)

ہلاکت سے بچانے والے اعمال:

{۸۷}......حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رفیع بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''مجھے امید ہے کہ نعمت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والا اور گناہ کی معافی مانگنے والا بندہ ہلاک نہیں ہوگا۔'' (2)

نعمت میں جنت اور تاوان بھی ہے:

{۸۸}......حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان فرمایا کہ حضرت محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب رَقَّہ شہر کے قاضی مقرر ہوئے تو میں نے انہیں ایک مکتوب لکھا کہ ''ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور نعمت کا شکر کم کرنے اور اس کے ذریعے معصیت میں پڑنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت کے معاملے میں اس سے خوفزدہ رہو کیونکہ نعمت میں جہاں جنت ہے وہیں اس میں تاوان بھی ہے۔ جنت تب ہے جب اسے معصیت کا ذریعہ بنایا جائے اور تاوان اس وقت ہے جب بندہ اس کے شکر میں کوتاہی کرے۔ بہرحال اگر تم شکر کو ضائع کر بیٹھو یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھو یا پھر کسی حق میں کمی کر دو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں معاف فرمائے۔'' (3)

---

(1)......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الصبر علی المصائب، الحدیث: ۱۰۲۳٤، ج٤، ص۲٥۸.

(2)......الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم ٦۷۹ رفیع بن مهران، ج٤، ص۹٥، دون قوله "اثنتین".

(3)......حلیة الاولیاء، الرقم ٤۰۱ محمد بن صبیح، الحدیث: ۱۱۹٥۰، ج۸، ص۲۲۳.

جنتیوں اور جہنمیوں کے تصور نے رُلا دیا:

{۸۹}......حضرت سیِّدُنا نضر بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاجِد دائمی مرض میں مبتلا ایک شخص کے پاس سے گزرے تو بیٹھ کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے اور رونے لگے۔ وہاں سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کیوں روتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''میں نے اہل جنت اور اہل جہنم کو یاد کیا تو جنتیوں کو عافیت والوں اور جہنمیوں کو مصیبت زدوں کے مشابہ پایا۔ بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔''(1)

نعمتوں کی قدر جاننا چاہو تو......!

{۹۰}......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ اللّٰہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی قدر جاننا چاہے تو اپنے سے کم نعمت والوں کو دیکھے، زیادہ والوں کو نہ دیکھے۔''(2)

اس کا علم کم اور عذاب قریب ہے:

{۹۱}......حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جو صرف کھانے پینے ہی کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت جانے اس کا علم کم اور عذاب قریب ہے۔''(3)

(1)......حلیة الاولیاء، الرقم ۲۹۲ الربیع بن ابی راشد، الحدیث: ٦٤٣٦، ج ٥، ص ٩٠.

(2)......الزھد لابن مبارك، الحدیث: ١٤٣٣، ص ٥٠٢.

(3)......الزھد لابن مبارك، الحدیث: ١٥٥١، ص ٥٤٢.

میں تم سے یہی چاہتا تھا:

{۹۲} ......حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے پوچھا: ''کیسے ہو؟'' اس نے جواب میں کہا کہ ''میں آپ کے ساتھ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں۔'' امیر المومنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''میں تم سے یہی چاہتا تھا۔'' (1)

{۹۳} ......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ارشاد فرماتے ہیں: ''کاش! ہم دن میں بار بار ملاقات کریں اور ایک دوسرے کا حال صرف اس لئے دریافت کریں تاکہ جواباً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں۔'' (2)

ظاہر اور چھپی نعمتیں:

{۹۴} ......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةًؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔ (پ ۲۱، لُقمٰن: ۲۰)

اس کی تفسیر میں حضرت سیِّدُ نا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ ''اس سے مراد {لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ} کی معرفت ہے۔'' (3) (4)

(1) ......مؤطا الامام مالك برواية محمد، باب الزهد و التواضع، ص۳۲۷.

(2) ......شعب الايمان للبيهقى، باب فى تعديد نعم الله، الحديث: ۴۴۵۱، ج۴، ص۱۱۰.

(3) ......تفسير الطبرى، پ۲۱، لقمان، تحت الاية ۲۰، الحديث:۲۸۱۳۸، ج۱۰، ص۲۱۸.

(4) ......اس آیت کی تفسیر میں کئی اقوال ہیں چنانچہ، صدرالافاضل حضرت سیِّدُ نا محمد نعیم الدین مراد......

افضل ترین نعمت:

{۹۵} ......حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں کو جو سب سے افضل نعمت عطا فرمائی وہ یہ ہے کہ انہیں ﴿لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ کی معرفت بخشی اور بے شک یہ کلمہ آخرت میں بندوں کے لئے ایسا ہوگا جیسے دُنیا میں پانی ہے۔'' (1)

ہائے رے حسن و جمال!

{۹٦} ......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مِخْمَر شَرْعَبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے منبر پر بیٹھتے ہوئے لوگوں پر ایک نگاہ ڈالی جبکہ لوگ زرد و سرخ دکھائی دے رہے تھے (یعنی انہوں نے زیب وزینت کا خوب اہتمام کیا ہوا تھا) اور آسودہ حال نظر آرہے تھے اور لباس بھی عمدہ زیبِ تن کئے ہوئے تھے، پس آپ نے ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''ہائے رے حسن و جمال! پہلے کچھ نہ تھا اور اب چمڑے کے خیمے، عمدہ عمامے

......آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **خزائن العرفان** میں اس کے تحت فرماتے ہیں: ''ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء وحواسِ خمسہ ظاہرہ اور حسن وشکل وصورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علمِ معرفت و ملکاتِ فاضلہ وغیرہ۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام وقرآن ہے اور نعمت باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے، تمہارا افشاءِ حال نہ کیا، سزا میں جلدی نہ فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضاء اور حسن صورت ہے اور نعمت باطنہ اعتقادِ قلبی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسن خلق۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکامِ شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح یاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کے لئے آنا۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اِتباع ہے اور نعمت باطنہ ان کی محبت۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَہٗ وَ مَحَبَّتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۱، لُقْمٰن، تحت الآیۃ: ۲۰)

1 ......حلیۃ الاولیاء، الرقم: ۳۹۰ سفیان بن عیینۃ، الحدیث: ۱۰٦۸۰، ج ۷، ص ۳۲۱.

اور لمبے یمنی کپڑے ہیں۔ تم خوشحال ہو گئے جبکہ لوگ پراگندہ حال ہو گئے۔ وہ کپڑے بُنتے ہیں اور تم پہنتے ہو۔ وہ عطا کرتے ہیں اور تم لیتے ہو۔ وہ جانوروں کی پرورش کرتے ہیں اور تم ان پر سواری کرتے ہو۔ وہ کاشتکاری کرتے ہیں اور تم کھاتے ہو۔'' پھر خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رُلا دیا۔ (1)

یہ نعمتیں اور سخاوتیں کتنی عظیم ہیں!

{ ۹۷ }......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن قرط ازدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے دن لوگوں کو رنگ برنگے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو منبر پر جلوہ فرما ہو کر ارشاد فرمایا: ''یہ کتنی عظیم نعمتیں ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پورا کیا اور کتنی عظیم سخاوتیں ہیں جنہیں اس نے ظاہر کیا۔ لوگوں کی کوئی بھی عمدہ شے ان پر اس نعمت سے زیادہ سخت نہیں ہوتی جس کا وہ عوض ادا نہیں کر سکتے اور جب تک نعمت پانے والا عطا کرنے والے کا شکر ادا کرتا رہے، نعمت باقی رہتی ہے۔'' (2)

شکر بجالاؤ، نعمتیں پاؤ:

{ ۹۸ }......حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ ''جب کوئی شخص ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰہ﴾ کہتا ہے تو اس کی برکت سے اس کے لئے نعمت واجب ہو جاتی ہے۔'' پوچھا گیا کہ ''اس نعمت کا بدلہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''اس کا بدلہ یہ ہے کہ تم ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰہ﴾ کہو! یوں ایک اور نعمت مل جائے گی کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ختم نہیں ہوتیں۔'' (3)

---

(1)......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۸۴۵ عبداللّٰہ بن مخمر، ج۷، ص۳۱۳.

(2)......فضیلۃ الشکر، باب ما یجب علی الناس من الشکر، الحدیث:۹۳، ص۶۶.

(3)......شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث:۴۴۰۸، ج۴، ص۹۹.

شکر گزار کی حکایت:

{۹۹}......حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص کو دُنیا کی دولت سے بہت نوازا گیا اور پھر سب کچھ جاتا رہا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پاس بچھانے کے لئے صرف ایک چٹائی رہ گئی مگر وہ پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا میں مصروف رہا۔ ایک دوسرے مالدار شخص نے چٹائی والے سے کہا: ''اب تم کس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ''میں ان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگر ساری دُنیا کی دولت بھی دے دوں تو وہ نعمتیں مجھے نہ ملیں۔'' اس نے پوچھا: ''وہ کیا؟'' جواب دیا: ''کیا تم اپنی آنکھ، زبان، ہاتھوں اور پاؤں کو نہیں دیکھتے (کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی بڑی نعمتیں ہیں)؟'' (1)

ایک شاکی کی اصلاح کا انوکھا انداز:

{۱۰۰}......حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: ''جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو کیا اس کے بدلے ایک لاکھ درہم تمہیں قبول ہیں؟'' اس نے عرض کی: ''نہیں۔'' فرمایا: ''کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' پھر فرمایا: ''تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟'' جواب دیا: ''نہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر

......شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث:٤٤٦٢، ج٤، ص١١٢.

نعمتیں یاد دلانے کے بعد ارشاد فرمایا: ''میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟''[1]

{١٠١}......حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''صحت جسمانی غنا (تونگری) کا نام ہے۔''[2]

افضل دُعا اور ذکر:

{١٠٢}......حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''افضل دُعا ﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ ہے اور افضل ذکر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ ہے۔''[3]

{١٠٣}......حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ منقول ہے: ''(اجر کے) زیادہ ہونے کے اعتبار سے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ بہت بڑا کلام ہے۔''[4]

شکر کی منت:

{١٠٤}......حضرت سیِّدُنا کعب بن عجرہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار میں سے ایک گروہ کو (کسی محاذ پر) روانہ کرتے وقت ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سلامت رکھا اور مالِ غنیمت عطا فرمایا تو مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔'' (راوی کہتے ہیں) وہ کچھ ہی عرصے میں مال

[1] ......حلية الاولياء، الرقم ٢٠٢ يونس بن عبيد، الحديث: ٣٠١٧، ج ٣، ص ٢٥.
[2] ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم ٥٤٦٤، عويمر بن زيد، ج ٤٧، ص ١٨٣.
[3] ......شعب الايمان للبيهقى، باب فى تعديد نعم الله، الحديث: ٤٣٧١، ج ٤، ص ٩٠.
[4] ......حلية الاولياء، الرقم ٢٧٤ ابراهيم بن يزيد، الحديث: ٥٤٨٣، ج ٤، ص ٢٥٧.

غنیمت پا کر سلامتی کے ساتھ لوٹ آئے۔ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سلامت رکھا اور مالِ غنیمت عطا فرمایا تو مجھ پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں شکر ادا چکا ہوں، میں نے یوں عرض کی ہے: {اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا وَلَکَ الْمَنُّ فَضْلًا} یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے۔ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اور یہ تیرا ہی فضل واحسان ہے۔''[1]

مکمل حمد:

{۱۰۵}......حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کا خچر گم ہو گیا تو انہوں نے منت مانی کہ ''اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرا خچر لوٹا دے تو میں اس کی ایسی حمد کروں گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا۔'' کچھ ہی دیر میں ان کا خچر زین اور لگام سمیت انہیں مل گیا تو وہ اس پر سوار ہوئے۔ جب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سمیٹ لئے تو سر آسمان کی طرف اٹھا کر صرف {اَلْحَمْدُ لِلّٰہ} کہا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''کیا میں نے کچھ چھوڑ دیا ہے یا کچھ باقی رہنے دیا؟ نہیں بلکہ میں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مکمل حمد کر لی ہے۔''[2]

ہر نعمت کا شکر ادا ہو جائے:

{۱۰۶}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَمِید فرماتے ہیں: ''جس نے

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٣١٦، ج١٩، ص١٤٤، بتغیر.

2 ......حلیة الاولیاء، الرقم ٢٣٥ محمد بن علی، الحدیث: ٣٧٦١، ج ٣، ص٢١٧.

ہر نعمت پر خواہ مل گئی ہو یا ملنے والی ہو، خاص ہو یا عام ہو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن﴾ کہا بے شک اس نے ہر نعمت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور جس نے ہر مصیبت پر خواہ نازل ہو چکی ہو یا نازل ہونے والی ہو، خاص ہو یا عام ہو ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْن﴾ کہا بے شک اس نے ہر مصیبت پر ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنْ﴾ کہہ لیا۔''

جن کی محبت خدا عام کرے:

{ ١٠٧ }...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن منکدر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُقْتَدِر نے حضرت سیِّدُنا ابو حازم سلمہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے کہا کہ ''مجھے اکثر ناواقف لوگ ملتے ہیں اور میرے لئے دُعائے خیر کرتے ہیں حالانکہ میں نے کبھی ان کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کی۔'' حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اسے اپنی وجہ سے نہ سمجھو بلکہ اس کی رحمت پر غور کرو جو انہیں تمہارے پاس لایا ہے اور اس کا شکر ادا کیا کرو۔'' اس کے بعد راوی عبدالرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ (پ١٦، مریم: ٩٦)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت کر دے گا۔ (1)



......حلية الاولياء، الرقم ٢٤٠ سلمة بن دينار، الحديث: ٣٩٢٤، ج٣، ص٢٦٩.

حِصّہ دُوم

ایک نہایت عمدہ دُعا:

{۱۰۸}......حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: ''میں تم سے محبت کرتا ہوں، تم یہ دُعا مانگا کرو: {اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ} ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی طرح عبادت پر میری مدد فرما۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے سیِّدُنا صنابحی سے فرمایا: میں تم سے محبت کرتا ہوں، تم یہ دُعا مانگا کرو۔ سیِّدُنا صنابحی نے سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سے، سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن نے سیِّدُنا عقبہ بن مسلم سے، سیِّدُنا عقبہ بن مسلم نے سیِّدُنا حَیْوَۃ بن شُرَیح سے، سیِّدُنا حَیْوَۃ بن شُرَیح نے سیِّدُنا ابوعبدہ سے، سیِّدُنا ابوعبدہ نے سیِّدُنا عمرو بن ابی سلمہ سے، اور امام ابن ابی دُنیا فرماتے ہیں: اور سیِّدُنا حسن جروی نے مجھ سے، سیِّدُنا امام ابن ابی دُنیا نے اپنے تلامذہ سے، سیِّدُنا ابوبکر بن نجاد نے اپنے تلامذہ سے، سیِّدُنا ابوبکر بن نجاد نے سیِّدُنا ابوعلی حسن بن شاذان اور سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حُرفی سے، سیِّدُنا ابوعلی حسن بن شاذان نے سیِّدُنا ابوسعد بن خُشَیش سے، سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عبید حرفی نے سیِّدُنا شریف سے، سیِّدُنا شریف اور سیِّدُنا ابن خشیش دونوں نے سیِّدُنا حافظ ابوطاہر احمد بن محمد سے، سیِّدُنا حافظ ابوطاہر احمد بن محمد نے سیِّدُنا شیخ ابوفضل جعفر سے، سیِّدُنا شیخ ابوفضل جعفر نے سیِّدُنا شیخ ناصرالدین محمد بن عربشاہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

......سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، الحدیث: ۱۵۲۲، ج۲، ص۱۲۳.

سے اور انہوں نے ارشاد فرمایا: ''میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں، تم یہ دُعا مانگا کرو۔''
(یعنی ہر شیخ نے اپنے شاگرد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بات اور دُعا ارشاد فرمائی)

خلیفۂ اول کی دُعا:

{١٠٩}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ یوں دُعا کیا کرتے تھے: {اَسْاَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِی الْاَشْیَاءِ کُلِّهَا، وَالشُّکْرَ لَکَ عَلَیْهَا حَتّٰی تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضَا، وَالْخِیَرَةَ فِیْ جَمِیْعِ مَا تَکُوْنُ فِیْهِ الْخِیَرَةُ بِجَمِیْعِ مَیْسُوْرِ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا لَا بِمَعْسُوْرِهَا یَا کَرِیْمُ} ترجمہ: اے کریم عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تمام اشیا میں پوری نعمت اور ان پر تیرا شکر کرنے کی توفیق مانگتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور تیری رضا کے بعد (بھی شکر کی توفیق چاہتا ہوں) اور ہر طرح کی مشکلات سے بچتے ہوئے تمام تر آسانیوں کے ساتھ ہر طرح کی بھلائی کا سوالی ہوں۔

شکر، نعمت سے افضل ہے:

{١١٠}......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ اس پر {اَلْحَمْدُ لِلّٰه} کہتا ہے (یعنی شکر بجا لاتا ہے) تو یہ شکر کی نعمت اس پہلی نعمت سے افضل ہوتی ہے۔

حضرت مصنف رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ ان سے اس روایت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''یہ خطا ہے کیونکہ بندے کا فعل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فعل سے افضل نہیں ہو سکتا۔''(1) تاہم بعض علما نے اس کا معنی یہ بیان فرمایا ہے کہ

......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم الله، الحدیث:٤٤٠٦، ٤٤٠٧، ج٤، ص ٩٩.

اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو نعمت عطا فرماتا ہے تو اگر وہ بندہ ان لوگوں میں سے ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کو محبوب رکھتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے فعل کی معرفت عطا فرما دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اس طرح ادا کرتا ہے جس طرح کرنا چاہئے۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نعمت میں پائی جانے والی عبادت ''شکر'' کی توفیق بخش دیتا ہے۔ تو یہ شکر بھی خدا ہی کا فضل ہوا۔[1]

دُنیا کیوں پسند نہیں:

{۱۱۱}......حضرت سیِّدُنا مجمع انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے دُنیا سے بچا لینے کا احسان، اس کی کشادگی کی صورت میں ملنے والی نعمت سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا اس لئے مجھے وہ نعمتیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کے لئے پسند فرمائیں ان نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں جو اس نے اپنے نبی کے لئے ناپسند فرمائیں۔''[2]

دُنیا سے حفاظت پر بھی شکر چاہئے:

{۱۱۲}......بعض علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''عالم کو چاہئے کہ اس

---

[1] ......اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا علامہ عبدالرءوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہنا (یعنی شکر کی توفیق مل جانا) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے اور جس پر حمد کی گئی وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی نعمت ہے اور بعض نعمتیں بعض سے افضل ہو سکتی ہیں پس شکر کی نعمت مال، عزت اور اولاد وغیرہ نعمتوں سے افضل ہے اور اس سے بندے کے فعل کا رب عَزَّوَجَلَّ کے فعل سے افضل ہونا لازم نہیں آتا۔'' (فیض القدیر للمناوی، ج۵، ص۵٤٦)

[2] ......شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ٤٤٨٩، ج٤، ص ١١٧.

بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکرادا کرے کہ اس نے اسے بعض خواہشاتِ دُنیا سے محفوظ رکھا جیسا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ (دیگر) نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہے تاکہ وہ قائم رہیں حالانکہ ان نعمتوں کا اس سے حساب ہوگا حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے معاف فرمادے۔ مگر اس عالم کو اُن میں مبتلا نہ فرمایا کہ کہیں اس کا دل ان میں مشغول ہو اور اعضا تھکاوٹ کا شکار ہوں۔ لہٰذا وہ سکونِ قلبی پر بکوشش تمام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکرادا کرے۔'' (1)

رات بھر نعمتوں کا ہی تذکرہ رہا:

{ ۱۱۳ }......حضرت سیِّدُنا ابن ابی حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک رات صبح تک ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائیں......وہ نعمتیں عطا فرمائیں......ہم پر یہ احسان فرمایا......وہ احسان فرمایا۔'' (2)

مگر شکر روک لیا:

{ ۱۱۴ }......اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۸۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جلد ہم انہیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی۔

---

1 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۹۰، ج۴، ص ۱۱۷.

2 ...... المرجع السابق، الحدیث: ۴۴۵۲، ص ۱۱۰.

حضرت سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یعنی ہم نے ان پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور انہیں شکر سے روک لیا۔'' دیگر علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''یعنی جب بھی وہ گناہ کرتے ہیں انہیں نئی نعمت عطا کر دی جاتی ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابن داؤد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''لیکن وہ بھول جاتے ہیں۔'' (1)

اِسْتِدْرَاج کی وضاحت:

{۱۱۵}......حضرت سیِّدُ نا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے اِسْتِدْرَاج کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اس سے مراد نعمتیں ضائع کرنے والوں کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر ہے۔''

نیز حضرت سیِّدُ نا یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مقام و مرتبہ ہو اور بندہ اس کی حفاظت کرے، اس پر برقرار رہے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر اس کا شکر ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اس سے اعلیٰ نعمت عطا فرماتا ہے اور اگر وہ شکر نہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ڈھیل دے دیتا ہے اور بندے کا شکر کو ضائع کر دینا ہی اِسْتِدْرَاج کہلاتا ہے۔ (2)

ناشکری نے ہلاک کر ڈالا:

{۱۱۶}......حضرت سیِّدُ نا ابو حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ سے دُنیا کو روک لینا مجھے دُنیا عطا کرنے سے زیادہ بڑی نعمت ہے کیونکہ میں

(1)......الاسماء والصفات للبیھقی، باب قول اللّٰہ عزوجل (قالوا إنا معکم إنما نحن مستھزؤن)، الحدیث: ۹۶۹، ج۳، ص۶۲.

(2)......المرجع السابق، الحدیث: ۹۶۷، ۹۶۸، ص ۹۶۷، ۹۶۸.

نے ایک ایسی قوم دیکھی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نعمتیں عطا فرمائیں تو وہ (ناشکری کی وجہ سے) ہلاک ہوگئی۔‘‘ (1)

آئینہ دیکھنے کی ایک دُعا:

{۱۱۷}......حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آئینے میں اپنا رخِ انور دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَہٗ وَکَرَّمَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ وَحَسَّنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ} ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے درست طریقے سے میری تخلیق فرمائی، میرے چہرے کو مکرم اور خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں شامل رکھا۔‘‘ (2)

اسلام ایک نعمت ہے:

{۱۱۸}......حضرت سیِّدُنا شریح بن عبیداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مروان بن حکم جب اسلام کا ذکر کرتا تو کہتا: ’’یہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا احسان ہے، میرے اعمال یا میرے ارادے کو اس میں دخل نہیں، میں تو گنہگار ہوں۔‘‘

چھپی ہوئی سلطنت:

{۱۱۹}......حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آلِ داؤد کی حکمت بھری باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ’’عافیت چھپی ہوئی سلطنت ہے۔‘‘

احمد بن موسیٰ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے اشعار:

{۱۲۰}......حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا احمد بن

(1)......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۴۰ سلمۃ بن دینار، الحدیث: ۳۹۲۵، ج۳، ص۲۷۰.

(2)......المعجم الاوسط، الحدیث: ۷۸۷، ج۱، ص۲۳۰، "وکرّم" بدلہ "وصور".

موسیٰ ثقفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مجھے یہ اشعار سنائے:

وَكَمْ مِّنْ مُّدْخَلٍ لَوْ مُتُّ فِيْهِ لَكُنْتُ بِهٖ نَكَالًا فِي الْعَشِيْرَهْ

وُقِيْتُ السُّوْءَ وَالْمَكْرُوْهَ فِيْهِ وَرُحْتُ بِنِعْمَةٍ فِيْهِ سَتِيْرَهْ

وَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ لِلّٰهِ تُمْسِيْ وَتُصْبِحُ لَيْسَ تَعْرِفُهَا كَبِيْرَهْ

ترجمہ: (۱)...... کتنے ہی کمینے لوگ ایسے ہیں کہ اگر میں بھی ان کے ساتھ مرجاتا تو اس کے باعث خاندان میں ایک عبرتناک سزا بن جاتا۔

(۲)...... مجھے برائی اور ناپسندیدہ بات سے بچالیا گیا اور میں نے پاکدامنی والی نعمت سے راحت پائی۔

(۳)...... اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی ہی نعمتیں تمہیں صبح وشام ملتی ہیں مگر تم انہیں عظیم الشان نہیں سمجھتے۔

شکرانے میں غلام آزاد کردیا:

{۱۲۱}...... حضرت سیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شک کی بنا پر ایک گروہ کی طرف بلایا گیا جو ایک جگہ جمع تھے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی گرفت فرمانے کے لئے چل پڑے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ منتشر ہو چکے تھے۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس بات کے شکرانے میں ایک غلام آزاد فرمایا کہ ان کے ہاتھوں کسی مسلمان کی رسوائی نہیں ہوئی۔

کون سی نعمت افضل ہے:

{۱۲۲}...... حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عبداللہ رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

میں اور حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی، حضرت سیِّدُنا ابو تمیمہ ھُجَیْمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے، تو حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے عرض کی: ''اے ابو تمیمہ! آپ نے کس حال میں صبح کی؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''دو نعمتوں کے درمیان اور میں ان دونوں کے درمیان اضطراب کا شکار رہا اور میں نہیں جانتا کہ ان میں سے افضل کون سی ہے؟ (۱)......وہ گناہ جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردہ ڈال دیا تو میں نے اس حال میں صبح کی کہ مجھے اس بات کا خوف ہی نہ رہا کہ کوئی اس کے باعث مجھے عار دلائے گا اور (۲)......وہ محبت جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے لوگوں کے دلوں میں ڈال دی، حالانکہ میں اس قابل نہ تھا۔''

{۱۲۳}......حضرت سیِّدُنا صالح بن مسمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ سے دُنیا کو روک لینا مجھے دُنیا عطا فرمانے سے بڑی نعمت ہے۔''[1]

{۱۲۴}......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت نوح (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) قضائے حاجت سے فراغت پاتے تو اس طرح شکر بجالاتے: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ طَعْمَہٗ وَاَبْقٰی مَنْفَعَتَہٗ فِیْ جَسَدِیْ وَاَخْرَجَ عَنِّیْ اَذَاہُ} ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے (اپنی نعمت کا) مزہ چکھایا پھر اس کے نفع کو میرے جسم میں باقی رکھا اور تکلیف کو مجھ سے دور کر دیا۔[2]

---

[1] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عبید بن عمیر، الحدیث: ۲۲۸۵، ص ۳۸۲.

[2] ...... فضیلۃ الشکر، الحدیث: ۲۱، ص ۴۰.

{۱۲۵}......حضرت سیِّدُنا اصبغ بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قضائے حاجت سے فراغت پاتے تو اس طرح شکر بجالاتے {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ طَعْمَہٗ وَاَبْقٰی مَنْفَعَتَہٗ فِیْ جَسَدِیْ وَاَخْرَجَ عَنِّیْ اَذَاہُ} جس کی وجہ سے ان کا نام بہت زیادہ شکر کرنے والا بندہ رکھا گیا۔[1]

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے:

{۱۲٦}......حضرت سیِّدُنا محمد بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''اے ابو حازم! ۞......آنکھوں کا شکر کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اسے چھپا لو۔'' ۞......اس نے عرض کی: ''کانوں کا شکر کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر ان کے ذریعے اچھی بات سُنو تو اسے یاد کرلو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔'' ۞......اس نے عرض کی: ''ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: '' ان سے ایسی چیز حاصل نہ کرو جو ان کے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے اس کو نہ روکو۔'' ۞......اس نے عرض کی: ''پیٹ کا شکر کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اوپری حصہ علم سے لبریز ہو۔'' ۞......اس نے عرض کی: ''شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟'' فرمایا: ''جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

---

[1] ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ٤٤٧٠، ج٤، ص١١٣.

اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَۚ(۶) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَۚ(۷) (پ۱۸،المؤمنون:۶،۷)

ترجمۂ کنز الایمان: مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

۞......اس نے کہا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو اور اگر کسی ایسے مردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو۔ اس طرح تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے۔

اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اعضاء سے نہ کیا تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔''(1)

حضرت سیِّدُنا نجاشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اندازِ شکر:

{۱۲۷}......حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اہلِ صنعاء میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک دن (حبشہ کے بادشاہ) حضرت سیِّدُنا نجاشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے رفقا کو بلایا۔ جب وہ بادشاہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ بادشاہ ایک گھر میں پھٹے پرانے کپڑے پہنے زمین پر بیٹھا ہوا ہے۔ حضرت سیِّدُنا جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم بادشاہ کو اس حالت میں دیکھ کر ڈر گئے۔ جب بادشاہ نے ہمارا

(1)......حلیة الاولیاء، الرقم ۲۴۰ سلمة بن دینار، الحدیث: ۳۹۶۳، ج۳، ص۲۷۹.

خوف دیکھا تو کہا: ”میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہیں خوش کردے گی۔ وہ یہ کہ تمہارے ملک سے میرا ایک مخبر آیا ہے اور اس نے مجھے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی مدد فرمائی اور ان کے دشمنوں کو ہلاک فرمادیا ہے۔ نیز فُلاں فُلاں کو قیدی بنالیا گیا اور فُلاں فُلاں مارا گیا ہے۔ مسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ”بدر“ میں ہوا ہے۔ وہاں پیلو کے درخت کثرت سے ہیں گویا کہ میں اس میدان کو دیکھ رہا ہوں جہاں میں اپنے آقا (جو بنی ضمرہ کا ایک شخص تھا) کے اُونٹ چرایا کرتا تھا۔“

حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: ”کیا وجہ ہے کہ آپ بغیر چٹائی کے زمین پر بیٹھے ہیں اور بوسیدہ کپڑے پہن رکھے ہیں؟“ تو انہوں نے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جو کلام نازل فرمایا، اس میں یہ بھی تھا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں پر حق ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں کوئی نعمت عطا فرمائے تو وہ اس کے لیے تواضع اختیار کریں۔“ چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی مدد کی صورت میں مجھے نعمت عطا فرمائی ہے، اس لئے میں نے اس کے لیے تواضع اختیار کی ہے۔“ (1)

مصیبت میں نعمت کا تصور:

{ ۱۲۸ } ......حضرت سیِّدُنا حبیب بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو کسی بھی مصیبت میں مبتلا فرماتا ہے تو اس میں اس کی نعمت بھی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کو اس سے سخت مصیبت میں مبتلا نہیں فرمایا (حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اس سے بھی سخت مصیبت میں گرفتار کرتا)۔“

(1) ......ماروہ نعیم بن حماد فی نسختہ عن ابن مبارک، باب التواضع و کراھیۃ، الحدیث: ۱۹۲، ص ۵۳.

{۱۲۹}......حضرت سیِّدُ نا عبدالملک بن ابجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بعض لوگوں کو عافیت اس لئے عطا کی جاتی ہے تاکہ دیکھا جائے کہ وہ کس طرح اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور مصیبت میں اس لئے مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ وہ اس پر صبر کیسے کرتے ہیں۔'' (1)

نزولِ مصیبت کا سبب:

{۱۳۰}......حضرت سیِّدُ نا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مصیبت اس لیے نازل ہوتی ہے تاکہ اس کے سبب بندہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا و مناجات کرے۔''

ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عطا، بندے کی التجا:

{۱۳۱}......حضرت سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''بندہ اپنی حاجت کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جس قدر گریہ وزاری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس سے کہیں زیادہ عطا فرماتا ہے۔'' (2)

خوشی پر سجدۂ شکر سنت ہے:

{۱۳۲}......حضرت سیِّدُ نا ابوبکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب حضور نبیِّ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدۂ شکر ادا کرتے۔'' (3)

---

1 ......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۹۴ عبدالملک بن ابجر، الحدیث: ۶۴۷۰، ج ۵، ص ۹۸.

2 ......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۸۷ سفیان الثوری، الحدیث: ۹۳۲۱، ج ۷، ص ۷.

3 ......سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ والسجدۃ عند الشکر، الحدیث: ۱۳۹۴، ج ۲، ص ۱۶۳.

خوشخبری دینے والے کو چادر عطا فرمادی:

{ ۱۳۳ }......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد حضرت سیِّدُ نا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے سجدۂ شکر ادا کیا اور خوشخبری دینے والے کو اپنی چادر عطا فرمادی۔[1]

ظالم کی موت پر سجدۂ شکر:

{ ۱۳۴ }......حضرت سیِّدُ نا علاء بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو حجاج کی موت کی خوشخبری دی۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روپوش تھے خبر سنتے ہی آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔[2]

دُرُود و سلام پڑھنے والے پر رحمت و سلامتی:

{ ۱۳۵ }......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے ارشاد فرماتا ہے کہ ''جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔'' اس پر میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔[3]

---

[1] ......سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة والسجدة عند الشکر، الحدیث: ۱۳۹۳، ج۲، ص۱۶۳، دون قوله "والقی......الخ".

[2] ......العلل ومعرفة الرجال للامام احمدبن حنبل، الجزء الثامن، الحدیث: ۶۰۹۹، ج۳، ص۴۹۰.

[3] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبدالرحمٰن، الحدیث: ۱۶۶۴، ج۱، ص۴۰۷.

دروازہ کھٹکھٹا کر نعمت کی پہچان کرائے گا:

{۱۳۶}......حضرت سیِّدُنا سلام بن ابی مطیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب تم خود پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی کثرت دیکھنا چاہو تو اسے دیکھ لو گے۔(ایک اور مقام پر فرماتے ہیں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تو نے اپنا دروازہ بند کرلیا تو تیرے پاس وہ آئے گا جو تیرا دروازہ کھٹکھٹا کر تجھ سے پوچھے گا تاکہ تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کی پہچان کرا دے۔(1)

بے صبرے کو نصیحت:

{۱۳۷}......حضرت سیِّدُنا سلام بن ابی مطیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مریض کے پاس اس کی عیادت کے لیے گیا تو وہ کراہ رہا تھا(اور بے صبری کررہا تھا)۔ میں نے اس سے کہا: ''راستوں میں پھینک دیئے جانے والوں کو یاد کرو اور ان لوگوں کو یاد کرو جن کا کوئی ٹھکانا نہیں اور نہ ہی کوئی خدمت گزار۔'' فرماتے ہیں: جب میں دوبارہ اس کے پاس گیا تو اس کو کراہتے ہوئے نہ سنا بلکہ وہ کہنے لگا: ''راستوں میں پھینک دیئے جانے والوں کو یاد کرو اور انہیں یاد کرو جن کا نہ کوئی ٹھکانا ہے اور نہ ہی کوئی خدمت گزار۔'' (2)

شکر پر آمادہ کرنے کا بہترین انداز:

{۱۳۸}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ابی نوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ❁......مجھے کسی ساحل پر ایک شخص نے کہا: ''تم نے کتنی بار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

(1)......حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۶۰ سلام بن ابی مطیع، الحدیث: ۸۲۹۸، ج ۶، ص ۲۰۳.

(2)...... المرجع السابق، الحدیث: ۸۲۹۹.

مرضی کا خلاف کیا مگر اس نے تیری آرزو کو پورا کیا؟'' میں نے کہا: ''بوجہ کثرت میں اس کا شمار نہیں کر سکتا۔''

❁......اس نے پوچھا: ''کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تم نے کسی تکلیف میں اسے یاد کیا اور اس نے تمہیں رُسوا کر دیا ہو؟'' میں نے کہا: ''نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوا بلکہ میں نے جب بھی اسے پکارا اس نے مجھ پر احسان کیا اور میری مدد فرمائی۔''

❁......اس نے پھر پوچھا: ''کبھی تم نے اس سے کچھ مانگا اور اس نے عطا کر دیا ہو؟'' میں نے کہا: ''میں نے اس سے جو مانگا اس نے مجھے اس سے محروم نہ رکھا بلکہ عطا فرمایا۔ میں نے جب بھی مدد مانگی اس نے میری دستگیری فرمائی۔''

❁......اس نے پوچھا: ''اگر کوئی آدمی تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرے تو تم اس کا کیا بدلہ دو گے؟'' میں نے کہا: ''میں اس کا بدلہ چکانے کی طاقت نہیں پاتا۔''

❁......اس نے کہا: تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم خود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالاؤ۔ وہ تم پر پہلے بھی احسان کرتا رہا اب بھی کرے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کا شکر ادا کرنا بندوں کو بدلہ دینے سے بہت آسان ہے کیونکہ وہ بندوں سے اتنے شکر پر راضی ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی حمد کریں۔'' (1)

رحمت پر یقین ہو تو ایسا ہو......:

{۱۳۹}......حضرت سیِّدُنا قاسم بن عثمان دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ اسود یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان سے پوچھا: ''کیا

(1)......حلیۃ الاولیاء، الرقم:۳۷۸ابن برۃ،الحدیث:۸۷۹۶،ج٦، ص۳۲۵.

آپ نے حضرت سیِّدُ نا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی زیارت کی ہے؟'' وہ مسکرانے لگے، پھر فرمایا: ''میں نے تو ان سے بھی بڑے عبادت گزار کی زیارت کی ہے۔'' میں نے پوچھا: ''وہ کون؟'' فرمایا: ''حضرت سیِّدُ نا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ۔'' پھر فرمایا: ''میں نے اپنے بھائی سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان یہ نہیں کہ دُنیا میں بندے کو نعمت عطا فرمائے اور آخرت میں رُسوا کردے، بلکہ نعمتیں عطا فرمانے والے پر حق ہے کہ جسے نعمت عطا فرمائے پوری عطا فرمائے۔'' (1)

ایمان، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے:

{۱۴۰}......حضرت سیِّدُ نا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو معاویہ اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے عرض کی: ''اے ابو معاویہ! ایمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ ہم اس سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سے یہ نعمت سلب نہ فرمائے۔'' انہوں نے ارشاد فرمایا: ''نعمت عطا کرنے والے پر حق ہے کہ وہ جس کو نعمت عطا فرمائے پوری عطا فرمائے۔'' (2)

سب سے بڑا کریم:

{۱۴۱}......حضرت سیِّدُ نا ابو معاویہ اسود یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا کریم ہے کہ جو نعمت عطا فرماتا ہے پوری عطا فرماتا ہے۔ کوئی عمل کرواتا ہے تو قبول فرماتا ہے۔'' (3)

(1) ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۸۸۴۵ ابو معاویة الاسود، ج ۶۷ ،ص ۲۴۱ .

(2) ...... المرجع السابق، ص ۲۴۳ .

(3) ......بهجة المجالس لابن عبدالبر، باب والصبر علی النوائب، ص ۲۴۹ .

بنتِ بہلول رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا کے دل کی خواہش:

{۱۴۲} ......حضرت سیِّدُنا احمد بن ابوالحواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا بہلول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت گزار بیٹی مومنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے فرمایا: ''میرے دل میں ایک خواہش ہے۔'' میں نے پوچھا: ''وہ کیا؟'' تو فرمانے لگیں کہ ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو یا اس کی نعمتوں کے شکر میں اپنی کوتاہی کو پلک جھپکنے میں پہچاننا چاہتی ہوں۔'' میں نے کہا: ''آپ وہ چاہتی ہیں جسے ہم نہیں سمجھ سکتے۔'' (1)

اجتماع کی برکات:

{۱۴۳} ......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم ارشاد فرماتے ہیں: ''اجتماع میں (کبھی) ایک شخص (ایسا ہوتا ہے کہ وہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہے تو تمام شرکائے اجتماع کی حاجتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔'' (2)

میرے بندے کو جنتِ عدن میں داخل کر دو:

{۱۴۴} ......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بعض علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں: ایک آسمانی کتاب میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میرے مومن بندے کو خوش کر دو کیونکہ جب اسے کوئی پسندیدہ چیز ملتی تھی تو کہتا تھا: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، مَا شَاءَ اللّٰہُ} میرے مومن بندے کو ڈراؤ کہ جب اس پر کوئی ناگہانی آفت آتی تھی تب

______

(1) ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۹۴۳۰ مومنة بنت بھلول، ج ۷۰، ص ۱۲۹.

(2) ......طبقات الحنابلة، الرقم ۱۶۶ الحسن بن عبدالعزیز، ج ۱، ص ۱۲۹.

بھی یہی کہتا تھا: {اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ} پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میرا بندہ میرے ڈرانے پر یونہی میرا شکر ادا کرتا تھا جس طرح میرے خوش کرنے پر کرتا تھا پس میرے بندے کو جنت عدن میں داخل کر دو کیونکہ یہ ہر حال میں میرا شکر ادا کرتا تھا۔'' (1)

پچاس سالہ عبادت اور رگ کا سکون:

{۱۴۵}......حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیان فرمایا کہ ایک عبادت گزار نے پچاس سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے الہام فرمایا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ عابد نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں نے تو کبھی کوئی گناہ ہی نہیں کیا پھر تو نے کیا بخش دیا؟'' پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی گردن کی ایک رگ کو حکم دیا تو وہ پھڑکنے لگی۔ جس کی وجہ سے وہ عابد سو سکا نہ عبادت کر سکا۔ پھر جب کچھ سکون ملا تو وہ سو گیا اور اس کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اس نے اس سے اپنی تکلیف کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ میں کبھی اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا تھا۔ فرشتے نے کہا: تیرا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ ''تیری پچاس سال کی عبادت اس رگ کے سکون کے برابر ہے۔'' (2)

سب سے چھوٹی نعمت:

{۱۴۶}......حضرت سیِّدُنا ابو ایوب احمد بن محمد بن جابر قرشی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خداوندی

---

(1) ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث: ۴۴۹۳، ج۴، ص۱۱۷.

(2) ......حلیة الاولیاء، الرقم ۲۵۰ وهب بن منبه، الحدیث: ۴۷۸۴، ج ۴، ص ۷۰.

عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی سب سے چھوٹی نعمت کے متعلق خبر دے؟'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی: ''اے داوٗد! سانس لو۔'' انہوں نے سانس لیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ تم پر میری سب سے چھوٹی نعمت ہے۔'' (1)

افضل ترین شکر کون سا ہے؟

{ ۱۴۷ }......حضرت سیِّدُنا ابو ملیح عامر بن اسامہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! افضل ترین شکر کون سا ہے؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''تیرا ہر حال میں میرا شکر ادا کرتے رہنا۔''

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ......:

{ ۱۴۸ }......حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُغْنِی فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک عمر رسیدہ مسلمان بھائی سے ملا اور عرض کی: ''اے میرے بھائی! مجھے کوئی نصیحت کیجئے!'' انہوں نے فرمایا: ''میں صرف اتنا کہنا جانتا ہوں کہ بندہ شکر اور استغفار میں سستی نہ کرے کیونکہ آدمی نعمت اور گناہ کے درمیان ہوتا ہے۔ نعمت حمد اور شکر کے بغیر نفع بخش نہیں اور گناہ سے توبہ و استغفار کے بغیر چھٹکارا نہیں۔'' فرماتے ہیں: ''میں نے جس قدر چاہا اُنہوں نے میرے علم میں اتنا اضافہ کر دیا۔''

جس کو ہو صبر کا مزہ بے صبری سے وہ چلائے کیوں:

{ ۱۴۹ }......حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز بن ابو روّاد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے

......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث: ٤٦٢٣، ج٤، ص ١٥٢.

ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ میں زخم دیکھا۔ گویا انہوں نے جان لیا کہ مجھے اس پر دُکھ ہوا ہے۔ تو مجھ سے فرمایا: ''جانتے ہو اس زخم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مجھ پر کیا نعمت ہے؟'' میں خاموش رہا۔ تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے میری آنکھوں کی پتلیوں پر پیدا کیا نہ ہی میری زبان کے کنارے پر اور نہ ہی میری شرمگاہ کے پہلو پر۔'' (فرماتے ہیں اس کے بعد) مجھے ان کا زخم معمولی لگنے لگا۔ (1)

عافیت کی دُعا بکثرت کریں:

{۱۵۰}......حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عباس! اے نبی کے چچا! عافیت کی دُعا کثرت سے کیا کریں۔'' (2)

پچھلے سال کی باتیں:

{۱۵۱}......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ منبر پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''تمہیں وہ باتیں یاد ہیں جو پچھلے سال اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے درمیان اسی جگہ جلوہ افروز ہو کر بیان فرمائی تھیں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان باتوں کو دہرایا اور رو پڑے۔ اس کے بعد پھر ان کو بیان کیا اور رونے لگے۔

1 ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۷۰۷۹محمد بن وارد، ج ۵۶، ص ۱۶۴.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۱۹۰۸، ج ۱۱، ص ۲۶۱۔
جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الیاء، الحدیث: ۲۷۸۴۱، ج ۹، ص ۱۴۹.

پھر ارشاد فرمایا: ''بے شک لوگوں کو دُنیا میں عفو اور عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ پس تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان دونوں کا سوال کیا کرو۔'' (1)

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ایک دُعا:

{۱۵۲}......حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِۙ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

اس کے بعد بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَتَوَکَّلْتَ بِالْاِجَابَةِ، لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ، اَشْھَدُ اَنَّکَ فَرْدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ، وَاَشْھَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ، وَلِقَاءَکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةَ آتِیَةٌ لَا رَیْبَ فِیْھَا، وَاَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ﴾ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو نے دُعا کرنے کا حکم دیا اور اسے قبول کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ میں حاضر ہوں اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ بے شک تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیرا ہی ملک بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اکیلا ہے۔ یکتا ہے۔ بے نیاز ہے۔

......مسند ابی یعلی، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۶۹، ج۱، ص۵۲.

نہ تیری کوئی اولاد اور نہ تو کسی سے پیدا ہوا اور نہ تیرے جوڑ کا کوئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے۔ دوزخ حق ہے اور قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے اور بے شک تو اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں۔ (1)

پوری نعمت کیا چیز ہے؟

{ ۱۵۳ } ...... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے سامنے سے گزرے جو کہہ رہا تھا: {اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَۃ } ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے پوچھا: ''اے آدمی! کیا تو جانتا ہے کہ پوری نعمت کیا چیز ہے؟'' اس نے عرض کی: ''میں تو محض بھلائی کی امید پر یہ دُعا کرتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''پوری نعمت جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات ہے۔'' (2)

عافیت کی دُعا مانگتے رہو:

{ ۱۵۴ } ...... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدالاعلیٰ تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بکثرت عافیت کی دُعا مانگا کرو۔ سخت مصیبت میں گرفتار شخص سے وہ عافیت والا دُعا کا زیادہ حق دار ہے جو مصیبت سے بے خوف نہیں۔ اس لئے کہ جو آج مصیبت

(1) ......الاسماء والصفات للبیھقی، الحدیث: ۱۶۰، ج۱، ص۱۷۲۔

(2) ......سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۳، الحدیث: ۳۵۳۸، ج۵، ص۳۱۲۔
المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث معاذبن جبل، الحدیث: ۲۲۱۱۷، ج۸، ص۲۴۴۔

میں گرفتار ہیں وہ کل تک عافیت میں تھے اور جو آئندہ مصیبت کا شکار ہوں گے وہ آج عافیت میں ہیں۔ اگر مصیبت بھلائی کی طرف لے جائے تو ہم مصیبت زدوں میں شمار نہ ہوں۔ کئی مصیبت کے ماروں نے دُنیا میں تو مشقت اٹھائی مگر آخرت میں اس کی جزا پائیں گے۔ لیکن جو شخص مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کرتا رہا وہ اپنی بقیہ زندگی میں ایسی بلا میں مبتلا ہوگا جو اسے دُنیا میں مشقت میں ڈالنے کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی خوار کردے گی۔''

اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ دُعا مانگا کرتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ إِنْ نَعُدُّ نِعَمَہُ لَا نُحْصِیْھَا، وَإِنْ نَدْأَبُ لَہُ عَمَلًا لَا نُحْرَمُھَا، وَإِنْ نُعَمَّرُ فِیْھَا لَا نُبْلِیُھَا﴾

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں کہ جس کی نعمتیں اگر ہم گنیں تو شمار نہ کرسکیں گے اور اگر ہم اس کے لیے مسلسل عمل کریں تو ہمیں ان سے محروم نہ رکھا جائے گا اور اگر ہم ان میں زندگیاں گزار دیں پھر بھی ان نعمتوں کو ختم نہ کر پائیں گے۔

{۱۵۵}......حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرنے کے متعلق آپ کے دادا عبدالاعلیٰ کے حوالے سے سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے سُنا ہے، کیا آپ کو وہ حدیث یاد ہے؟'' فرماتے ہیں: میں نے کہا: ''میں آپ کو وہ حدیث سناتا ہوں جو مجھے یاد ہے۔'' پس میں نے ان کے سامنے وہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: ''یہی وہ حدیث ہے۔ یہی وہ حدیث ہے۔''

کھانے کے حساب سے بچنے کا طریقہ:

{۱۵۶}......حضرت سیِّدُنا تمیم بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے: ''جب بندہ کھانے کی ابتدا میں {بِسْمِ اللّٰہ} پڑھے اور آخر میں {اَلْحَمْدُ لِلّٰہ} کہے تو اس سے کھانے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔'' (1)

نعمت، عزت اور عافیت:

{۱۵۷}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن بلیق جمّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے راستے میں تھے کہ ہمیں سخت پیاس کا احساس ہوا۔ ہم نے راستہ بتانے والے ایک شخص کو اُجرت پر لیا تا کہ وہ ہمیں اس جگہ پہنچا دے جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہاں پانی موجود ہے۔ چنانچہ، ہم طلوعِ فجر کے بعد پانی کی تلاش میں تھے کہ اچانک ہم نے یہ آواز سنی: ''تم کیوں نہیں کہتے؟'' حضرت سیِّدُنا یحییٰ فرماتے ہیں: ''میں نے پوچھا ''ہم کیا کہیں؟'' آواز آئی {اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِنَا مِنْ نِّعْمَۃٍ، اَوْ عَافِیَۃٍ، اَوْ کَرَامَۃٍ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا جَرَتْ عَلَیْنَا فِیْمَا مَضٰی، اَوْ ھِیَ جَارِیَۃٌ عَلَیْنَا فِیْمَا بَقِیَ، فَھِیَ مِنْکَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ عَلَیْھَا، وَلَکَ الْمَنُّ، وَلَکَ الْفَضْلُ، وَلَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا اَنْعَمْتَ عَلَیْنَا، وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ، مِنْ لَّدُنْکَ اِلٰی مُنْتَھٰی عِلْمِکَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، ھٰذَا مِنَ الْبِدَاءِ اِلَی الْبَقَاءِ} ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الاطعمة، باب فی التسمیة علی الطعام، الحدیث: ٤، ج٥، ص٥٦٣.

دین ودُنیا کی جوبھی نعمت، عافیت اورعزت ہم نے پہلے پائی یا آئندہ ہمیں حاصل ہوگی سب تیری طرف سے ہے۔تو یکتا ہے۔تیرا کوئی شریک نہیں۔ان نعمتوں پر تیرا شکر ہے۔ تیرا احسان اور تیرا ہی فضل ہے۔تیرے پاس سے، تیرے علم کی بلندیوں تک تیری اتنی حمد ہے جتنی تو نے ہمیں اوراپنی دیگر ساری مخلوق کو نعمتیں عطافرمائیں۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ ابتدا تا انتہا ہے۔[1]

خیر عطافرمانے اور شر دور کرنے پر شکر:

{۱۵۸}......حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو کہتے: {اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بِالْاِسْلَامِ، وَلَکَ الْحَمْدُ بِالْقُرْآنِ، وَلَکَ الْحَمْدُ بِالْاَھْلِ وَالْمَالِ، بَسَطْتَّ رِزْقَنَا، وَاَظْھَرْتَ اَمْنَنَا، وَاَحْسَنْتَ مُعَافَاتَنَا، وَمِنْ کُلِّ مَا سَئَلْنَاکَ رَبَّنَا اَعْطَیْتَنَا، فَلَکَ الْحَمْدُ کَثِیْرًا، کَمَا تُنْعِمُ کَثِیْرًا، وَصَرَفْتَ شَرًّا کَثِیْرًا، فَلِوَجْھِکَ الْجَلِیْلِ الْبَاقِی الدَّائِمِ الْحَمْدُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ} ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسلام پر تیرا شکر ہے۔قرآن پر تیرا شکر ہے۔اہل وعیال اور مال پر تیرا شکر ہے۔تو نے ہمارا رزق کشادہ کیا۔ ہمارے اطمینان کو غالب کیا اور ہمیں اچھی عافیت عطا کی۔ہم نے تجھ سے جس چیز کا بھی سوال کیا تو نے ہمیں عطا فرمائی۔ تیرا بڑا شکر ہے جیسا کہ تو نے ہمیں بکثرت نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور بہت بڑے شر کو ہم سے دور کر دیا۔پس تیری ہمیشہ باقی رہنے والی عظیم ذات کا شکر ہے۔تمام تعریفیں اس رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

[1]......طبقات الحنابله، الرقم ۲۶۰ باب العین ذکر من اسمه عبدالله، ج۱، ص۱۸۶.

امورِ دُنیا میں کم مرتبہ والے کو دیکھا کرو:

{۱۵۹}......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(امورِ دُنیا میں) اپنے سے کم مرتبہ والے کو دیکھا کرو۔ کیونکہ یہی زیادہ مناسب ہے تا کہ جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت تم پر ہے اسے حقیر نہ سمجھنے لگو۔'' (1)

دورانِ سفر طلوعِ فجر کے وقت کی دُعائیں:

{۱۶۰}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دورانِ سفر طلوعِ فجر کے وقت بلند آواز سے تین تین مرتبہ یہ کہا کرتے تھے: (۱)...... ﴿سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا﴾ ترجمہ: ایک سننے والے نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد، اس کی نعمت اور ہم پر اس کی بہترین آزمائش کو سنا۔ (۲)...... ﴿اَللّٰھُمَّ صَاحِبْنَا فَاَفْضِلْ عَلَیْنَا﴾ ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا ساتھ دے اور ہم پر اپنا فضل وکرم فرما۔ (۳)...... ﴿عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ﴾ ترجمہ: آگ سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں۔ (۴)...... ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾ ترجمہ: نیکی کرنے کی قدرت اور برائی سے بچنے کی طاقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے ہی ہے۔ (2)

جو دوست خوشی کا باعث نہ بنے اسے.....

{۱۶۱}......حضرت سیِّدُنا محمد بن نضر حارثی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف وحی

1 ......سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ٥٨، الحدیث: ٢٥٢١، ج٤، ص ٢٣٠.

2 ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب المناسك، باب القول فی السفر، الحدیث: ٩٢٩٩، ج٥، ص ١١٠. دون قوله "لا حول......الخ".

فرمائی: ''اے موسیٰ بن عمران! ہوشیار ہو جاؤ اور اپنے لیے مخلص دوستوں کا انتخاب کرو اور جو دوست تیرے پاس خوشی نہ لائے اسے رفیق مت بناؤ کیونکہ وہ تیرا دشمن ہے اور تیرے دل کو سخت کر دے گا۔ بلکہ کثرت سے میرا ذکر کیا کرو اور شکر کو خود پر لازم کرلو تاکہ مزید کامل نعمتیں حاصل کرسکو۔'' (1)

بنی آدم کے معذور ہونے کی وجہ:

{۱۶۲}......حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا کیا تو ان کی دائیں کروٹ سے جنتیوں کو اور بائیں کروٹ سے دوزخیوں کو نکالا اور وہ زمین پر چلنے لگے۔ ان میں سے کچھ اندھے، کچھ بہرے اور کچھ مصیبت زدہ تھے۔ تو حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے میری اَولاد کو ایک جیسا پیدا نہیں فرمایا؟'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے آدم! میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔'' (2)

دن بھر کا شکر ادا کرنے والے کلمات:

{۱۶۳}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن غنام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بوقتِ صبح جس نے ان کلمات کو کہا اس نے اس دن کا شکر ادا کرلیا: ﴿اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ، وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ، فَلَکَ

(1) ......حلیة الاولیاء، الرقم۴۰۲ محمد الحارثی، الحدیث:۱۲۰۴۳، ج۸، ص۲۴۴.

(2) ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۵۷۸ آدم نبی اللّٰه علیه السلام، ج ۷، ص ۳۹۷.

اَلْحَمْدُ، وَلَکَ الشُّکْرُ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی نعمت ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تو یکتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرے لیے حمد ہے اور تیرا شکر ہے۔[1]

ظالم توبہ کے بعد شکر کرے تو؟

{۱۶۴}......حضرت سیِّدُ ناسَخبرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ماہِ نبوت، مہرِ رسالت، مَنبعِ جود وسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے مصیبت میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا اور جسے نعمت عطا کی گئی اور اس نے شکر کیا اور جس پر ظلم ہوا اور اس نے معاف کر دیا اور جس نے ظلم کیا پھر استغفار کیا (یعنی توبہ کی) پھر شکر ادا کیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہو گئے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کے لیے کیا ہے؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ (پ۷، الانعام: ۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: انہیں کے لئے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں۔[2]

تین مدنی نصیحتیں:

{۱۶۵}......اِمَامُ الصَّابِرِیْن، سَیِّدُ الشَّاکِرِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو تین نصیحتیں فرمائیں:

---

[1] ......السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم اللیلة، باب ثواب من قال......الخ، الحدیث: ۹۸۳۵، ج۶، ص۵.

[2] ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۶۱۳، ج۷، ص۱۳۸.

(۱)......موت کو کثرت سے یاد کرو، یہ ذکر تجھے موت کے ماسوا سے کھینچ کر نکال لے گا۔

(۲)......دُعا کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کب تمہاری دُعا قبول کرلی جائے۔

(۳)......اور شکر کو بھی خود پر لازم کرلو، کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔[1]

کھانا کھانے سے پہلے کی ایک دُعا:

{۱۶۶}......حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو کھانا ڈھکا رہتا۔ یہاں تک کہ یہ کلمات ادا فرما لیتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا، وَاَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَنَعَّمَنَا، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اَلْفَتْنَا نِعْمَتُکَ وَنَحْنُ بِکُلِّ شَرٍّ، فَاَصْبَحْنَا وَاَمْسَیْنَا مِنْھَا بِکُلِّ خَیْرٍ، اَسْئَلُکَ تَمَامَھَا وَشُکْرَھَا، لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا اِلٰـہَ غَیْرُکَ، اِلٰـہَ الصَّالِحِیْنَ وَرَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ، مَا شَآءَ اللّٰہُ، لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی، کھلایا، پلایا اور نعمتیں عطا فرمائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم شر میں ہیں، تیری نعمتیں ہم سے اس قدر مانوس ہو جائیں کہ ہم خیر کے ساتھ صبح اور شام کریں۔ میں تجھ سے نعمت تامہ اور اس پر شکر ادا کرنے کا سوال کرتا ہوں۔ تیرے احسان کے علاوہ کوئی احسان نہیں۔ اے نیک بندوں کے معبود! اے تمام جہانوں کے پالنے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ نیکی کرنے کی توفیق

[1]......حلیة الاولیاء، الرقم ٣٩٠ سفیان بن عیینة، الحدیث: ١٠٨٤٠، ج٧، ص٣٥٦.

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے عطا کردہ رزق میں ہمارے لئے برکتیں عطا فرما اور ہمیں عذابِ نار سے بچا۔(1)

کھانا کھانے کے بعد کی دو دُعائیں:

{۱۶۷}......حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کھانا تناول فرمالیتے تو یہ دُعا پڑھتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ،وَسَقَانِیْ وَھَدَانِیْ، وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانِیْ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّزَّاقِ ذِی الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ،اَللّٰھُمَّ لَا تَنْزِعْ مِنَّاصَالِحًا اَعْطَیْتَنَا،وَلَاصَالِحًا رَزَقْتَنَا، وَاجْعَلْنَالَکَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا پلایا اور ہدایت عطا فرمائی اور ہر اچھی آزمائش میں آزمایا تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جو رزاق اور مضبوط وطاقتور ہے۔ اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سے اپنی عطا کردہ منفعت اور رزق واپس نہ لینا اور ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمالے۔

{۱۶۸}......حضرت سیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کھانا تناول فرمالیتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور اسے ٹھہرایا اور نکالا۔(2)

(1)......المؤطا للامام مالك، كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، باب جامع ما جاء فی الطعام، الحديث: ۱۷۸۷، ج۲، ص۴۲۵. دون قوله" لاحول".

(2)......سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب مايقول الرجل..، الحديث: ۳۸۵۱، ج۳، ص۵۱۳.

سب سے بڑی تین نعمتیں:

{١٦٩}......حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''تین نعمتیں سب سے بڑی ہیں (١)......اسلام، جس کے بغیر ہر نعمت نامکمل ہے۔ (٢)......تندرستی، جس کے بغیر زندگی ناخوشگوار ہے اور (٣)......وہ مال و دولت، جس کے بغیر زندگی گزارنا دشوار ہے۔''[1]

شکر نعمتیں بڑھاتا ہے:

{١٧٠}......حضرت سیِّدُنا سلام بن مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیِّدُنا جریری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا شمار بصرہ کے مشائخ میں ہوتا ہے۔ اس وقت آپ حج کی سعادت پا کر واپس تشریف لائے تھے۔ فرمانے لگے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمیں سفر میں یہ آزمائش آئی تو وہ آزمائش آئی۔'' پھر کچھ دیر بعد فرمایا: منقول ہے کہ ''نعمتوں کو شمار کرنا شکر سے ہے۔''[2] (یعنی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آزمائشوں کو بھی نعمت قرار دیا)

شکرانۂ معرفت:

{١٧١}......حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ایسے مصیبت زدہ کے پاس سے گزرے جو اندھا، کوڑھی، لنگڑا اور برص میں مبتلا تھا نیز اس کا لباس بھی پورا نہ تھا۔ لیکن وہ کہہ رہا تھا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعْمَتِہٖ﴾ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر اس کا شکر ہے۔ تو حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ

---

[1] ......حلیة الاولیاء، الرقم ٢٥٠ وھب بن منبه، الحدیث: ٤٧٨٥، ج٤، ص ٧١.

[2] ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ٤٤٥٣، ج٤، ص ١١٠.

موجود شخص نے کہا: ''تیرے پاس کون سی نعمت باقی بچی ہے جس پر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کررہا ہے؟'' تو وہ شخص بولا: ''ذرا اپنی نگاہ اس شہر کے باسیوں (یعنی رہنے والوں) کی جانب اُٹھاؤ اوران کی کثرت کوملاحظہ کروکیا میں اس بات پراللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکرادا نہ کروں کہ میرے علاوہ ان میں کسی کوبھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل نہیں۔'' (1)

نعمت پر حمد وثنا شکرانۂ نعمت ہے:

{۱۷۲}......حضرت سیِّدُنا محمد بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں بارش ہوئی تو میں نے گورنرِ طائف سری بن عبداللہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ رزق پر اس کا شکر کرو! کیونکہ مجھے ایک حدیث پاک پہنچی ہے کہ حضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور بندہ اس پر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہے تو بے شک اس نے اس کا شکر ادا کرلیا۔'' (2)

شیروں نے کوئی نقصان نہ پہنچایا:

{۱۷۳}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ بخت نصر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا دانیال عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قید کرنے کا حکم دیا اور پھر خوب بھوکے پیاسے دو شیروں کو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کنویں میں ڈال کر اوپر سے

(1)......حلية الاولياء، الرقم ۲۵۰ وهب بن منبه، الحديث:۴۷۸۶،ج۴، ص ۷۱.

(2)......الدرالمنثور، پ۲، البقرة، تحت الاية ۱۵۲،ج۱، ص۳۷۳.

ڈھک دیا۔ پانچ دن تک آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کنویں میں شیروں کے ساتھ قید میں رکھا۔ جب پانچ دن کے بعد کھولا تو دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا دانیال عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نماز میں مصروف ہیں اور دونوں شیر کنویں کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ بخت نصر نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام سے عرض کی: ''مجھے بتایئے کہ آپ نے کون سا ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے شیروں کے شر سے محفوظ رہے؟'' ارشاد فرمایا: میں نے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا میں) یہ کلمات کہے تھے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَہٗ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یُخَیِّبُ مَنْ رَجَاہُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَکِلُ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْہِ اِلٰی غَیْرِہٖ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ ثِقَتُنَا حِیْنَ تَنْقَطِعُ عَنَّا الْحِیَلُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ رِجَاؤُنَا یَوْمَ یَسُوْءُ ظَنُّنَا بِاَعْمَالِنَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَکْشِفُ ضُرَّنَا عَنْ کَرْبِنَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاۃً﴾

یعنی: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جو اس کا ذکر کرتا ہے وہ اسے ثواب و فضل سے محروم نہیں فرماتا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جو اس سے امید رکھتا ہے وہ اس کو ناکام و نامراد نہیں بناتا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جو اس کے علاوہ کسی اور پر بھروسا نہیں کرتا وہ اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جب ہماری تدبیریں ختم ہو جاتی ہیں وہی ہمیں سہارا دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جس دن اپنے اعمال سے ہمارا یقین اٹھ جائے گا اس دن ہمیں اسی کی رحمت کی امید ہوگی۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جو ہماری مصیبت کے وقت ہم سے

تکلیف دور کرتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جو نیکی کا بدلہ احسان کے ساتھ دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جو صبر کے بدلے نجات عطا فرماتا ہے۔ (1)

آئینہ دیکھنے کی ایک دُعا:

{۱۷۴}......حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، بِاِذْنِ پروردگار دو عالَم کے مالک ومختار عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آئینہ دیکھا کرتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَاَحْسَنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ، وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے مجھے پیدا کیا، میری صورت اور میرے اخلاق کو بہترین بنایا اور مجھے زینت سے نوازا جبکہ دوسروں کو عیب سے۔

{۱۷۵}......حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بکثرت آئینہ دیکھا کرتے تھے اور سفر میں بھی آئینہ ان کے پاس ہوتا تھا۔ میں نے عرض کی: ''اس کی کیا وجہ ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں تو اپنے چہرے میں زینت کو پاتا ہوں جبکہ دوسروں کے چہروں میں عیب کو پاتا ہوں تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں۔'' (2)

بری عادتوں سے نجات پر شکر:

{۱۷۶}......حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص کی عادتیں بہت بری تھیں۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ان

(1)......جمع الجوامع، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۶۴۲۸، ج۱۳، ص۱۸۷. دون قوله "ثم حبسه" "فی الجب مع الاسدین"، "قائمًا".

(2)......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الملابس والاوانی، الحدیث: ۶۴۹۳، ج۵، ص ۲۳۳.

بری عادتوں سے خلاصی عطا فرمائی تو اس نے بطورِ شکرانہ اپنی باندی کو آزاد کر دیا۔

مزید بیان کرتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں خوب بارش ہوئی جس کے سبب وہاں کے باشندوں کے مکانات گر گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابن ابی روّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے بطورِ شکرانہ اپنی کنیز کو آزاد کر دیا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے گھر کو گرنے سے محفوظ رکھا تھا۔'' (1)

ایک قدم پل صراط پر ہو تو دوسرا جنت میں:

{۱۷۷}......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن عبداللہ بن ابن مریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے ایک شخص نے عرض کی: ''نعمت کا تمام ہونا (یعنی کامل واکمل نعمت) کیا ہے؟'' تو آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد یہ ہے کہ تیرا ایک قدم پل صراط پر ہو اور دوسرا جنت میں۔''

آنکھیں بند کر لے:

{۱۷۸}......حضرت سیِّدُنا بکر بن عبداللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرمایا کرتے تھے: ''اے ابن آدم! اگر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی قدر جاننا چاہتا ہے جو اس نے تجھے عطا فرمائی ہیں تو اپنی آنکھیں بند کر لے۔'' (2)

ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً سے مراد:

{۱۷۹}......اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةًؕ (پ۲۱، لُقْمٰن: ۲۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔

---

(1) ......حلیة الاولیاء، الرقم ۳۹۰ سفیان بن عیینة، الحدیث: ۱۰۸۲۹، ج۷، ص۳۵۳.

(2) ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم اللّٰه، الحدیث: ۴۴۶۵، ج۴، ص۱۱۲.

حضرت سیِّدُ نا مقاتل بن حیّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''ظاھرۃ سے مراد اسلام اور باطنۃ سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا ہے۔'' (مزید تفسیری اقوال ماقبل صفحہ 59 اور 60 پر حاشیہ میں ملاحظہ کیجئے)

جہنمیوں پر بھی احسان:

{۱۸۰}......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن قاسم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بے شک جہنمیوں پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا احسان ہے اور وہ اس طرح کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو انہیں اس سے بھی سخت عذاب میں مبتلا فرماتا۔[1]

{۱۸۱}......حضرت سیِّدُ نا مطرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ ''عافیت پر شکر ادا کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''[2]

بروزِ قیامت رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے مقربین:

{۱۸۲}......حضرت سیِّدُ نا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جن بندوں میں کرم، سخاوت، حلم، رحمت، شفقت، بھلائی، شکر اور صبر جیسی خصلتیں ہوں گی وہ قیامت کے دن رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے مقربین میں ہوں گے۔''

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا:

{۱۸۳}......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھی ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ،

[1] ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ۴۵۷۷، ج۴، ص ۱۳۷.

[2] ......المرجع السابق، الحدیث: ۴۴۳۷، ص ۱۰۶

وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ تَفْضِیْلًا ﴾ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے اس آفت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے تجھ پر اور اپنی بہت سی مخلوق پر برتری عطا فرمائی۔ تو اس نے اس (مصیبت سے حفاظت کی) نعمت کا شکر ادا کرلیا (اور ایک روایت میں ہے کہ اسے یہ مصیبت نہیں پہنچے گی)۔''[1]

جسم اور رزق جیسی عظیم نعمتوں کا شکر:

{۱۸۴}...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: شکر، حمد اور اس کی اصل اور فرع سے اپنا حصہ وصول کرتا ہے۔ پس بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان عطا کردہ نعمتوں کو دیکھنا چاہئے جو اس کے جسم، کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کی صورت میں ہیں۔ اس لئے کہ اس کے جسم پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت نہ ہو۔ پس بندے پر لازم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ جسمانی نعمتوں کو اسی کی اطاعت وفرمانبرداری میں استعمال کرے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دوسری نعمتوں کو دیکھے جو رِزق کی صورت میں ہیں۔ پس بندے پر لازم ہے کہ رزق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں کو بھی اسی کی اطاعت میں خرچ کرے۔ جس نے ایسا کیا تو بے شک اس نے شکر، اس کی اصل اور فرع سے حصہ پالیا۔[2]

شکر کرنے اور نہ کرنے والوں کا انجام:

{۱۸۵}...... حضرت سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں جس بندے کو اپنی کوئی نعمت عطا فرمائے، پھر وہ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر

---

[1] ...... کتاب الدُعاء للطبرانی، باب القول عند رؤیة المبتلی، الحدیث: ۸۰۰، ص ۲۵۴، بتغیرٍ.

[2] ......الدر المنثور، پ ۲، البقرة، تحت الایة: ۱۵۲، ج ۱، ص ۳۷۱.

ادا کرے اور اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضع کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں اُس کو اس نعمت کا نفع عطا فرمائے گا اور اس کی وجہ سے آخرت میں اُس کا درجہ بلند فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں کسی بندے کو نعمت عطا کرے لیکن وہ نہ تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور نہ ہی اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضع کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں اسے نہ صرف اس کے نفع سے محروم کر دے گا بلکہ اس کے لیے آگ کا ایک طبقہ (درجہ) کھول دے گا اگر چاہے گا تو اسے عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور چاہے گا تو معاف فرما دے گا۔ [1]

محض کھانا، پینا اور پہننا ہی نعمت نہیں:

{۱۸۶}......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو فقط کھانے، پینے اور لباس ہی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت سمجھے تو یقیناً اس کا علم کم اور عذاب قریب ہے۔ [2]

دونوں میں سے افضل نعمت کون سی ہے؟

{۱۸۷}......حضرت سیِّدُنا ہشام بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ میں سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے فرمایا: ''اے ابو عبد اللہ! آیئے! اپنے بھائیوں کو وعظ و نصیحت کیجئے!'' پس انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی

---

[1] ......الدر المنثور، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۵۲، ج۱، ص۳۷۳.

[2] ......الزھد لابن مبارک، باب فی التواضع، الحدیث: ۳۹۷، ص۱۳۴. دون قولہ ''اولباس''.

اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ مجھ پر اور آپ پر دو نعمتوں میں سے کون سی افضل ہے؟ کیا نعمتوں کے جسم میں جانے کا راستہ یا ان کے جسم سے خروج کا راستہ؟ کیونکہ (تکلیف دہ ہونے کی صورت میں) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بطورِ احسان ہمارے جسم سے باہر نکال دیتا ہے۔'' اس پر حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اے بکر بن عبداللّٰہ! آپ نے بڑی عمدہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ بے شک اس نعمت کا شمار تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمتوں میں ہوتا ہے۔'' (1)

پانی کی نعمت پر شکر لازم ہے:

{۱۸۸}......ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ جو بندہ خالص (ٹھنڈا اور میٹھا) پانی پیئے اور وہ بغیر تکلیف کے (جسم میں) داخل ہو اور بغیر تکلیف کے باہر بھی نکل آئے۔ تو اس پر شکر لازم ہے۔ (2)

کاش! میں تیری طرح ہوتا:

{۱۸۹}......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: یہ نعمت کتنی عظیم ہے کہ مزے سے پی جاتی ہے اور آسانی سے نکالی جاتی ہے۔ اس بستی کا ایک بادشاہ تھا (جسے پیشاب رکنے کا مرض تھا) وہ اپنے خادموں میں سے ایک خادم کو دیکھتا کہ وہ مٹکے کے پاس آتا، کوزے میں پانی بھر کر کھڑے کھڑے غٹا غٹ پی جاتا تو وہ

(1)......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ۴۴۷۴، ج۴، ص۱۱۴.

(2)......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۴۵ ابراھیم بن عبدالملک، ج۷، ص۴۲.

بادشاہ کہتا: ''کاش! میں پانی پینے میں تیری طرح ہوتا کہ پی کر پیاس بجھاتا۔ کتنی عظیم ہے یہ نعمت کہ تو مزے سے پیتا ہے اور آسانی سے نکال دیتا ہے۔'' کیونکہ جب وہ بادشاہ پانی پیتا تھا تو ہر گھونٹ میں اس کے لئے کئی مصیبتیں ہوتی تھیں۔ [1]

ایک دانا کا مکتوب:

{۱۹۰}......حضرت سیِّدُنا علی بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک دانا و عقلمند شخص نے اپنے بھائی کے نام مکتوب لکھا: ''(جس کا مضمون یہ ہے) اَمَّا بَعْدُ! اے میرے بھائی! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس قدر نعمتوں کے ساتھ صبح کرتے ہیں کہ انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ حالانکہ ہماری نافرمانیاں بہت زیادہ ہیں۔ پس ہم نہیں جانتے کہ کس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں، مسلسل ملنے والی نعمتوں پر یا اس بات پر کہ اس نے ہماری برائیاں چھپا رکھی ہیں۔'' [2]

ابن سماک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کا مکتوب:

{۱۹۱}......حضرت سیِّدُنا عبادہ بن کلیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے مکتوب لکھا: ''(جس کا مضمون یہ تھا) اَمَّا بَعْدُ! میں آپ کو اس حال میں مکتوب لکھ رہا ہوں کہ مَیں مسرور ہوں اور مستور بھی (یعنی میرا حال لوگوں سے چھپا ہے) اور مَیں اس وجہ سے فریب میں مبتلا ہوں۔ کیونکہ میرے گناہوں کو خدائے ستار عَزَّوَجَلَّ نے چھپا رکھا ہے مگر میرا نفس اس خوش فہمی میں ہے کہ وہ بخش دیئے گئے ہیں اور دوسری طرف نعمتوں کی

---

[1] ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث:۴۴۷۵، ج۴، ص۱۱۴.

[2] ......تاریخ بغداد، الرقم ۵۲۵۲ عبداللّٰہ بن محمد، ج۱۰، ص۱۲۳۔
المرجع السابق، الرقم ۷۰۵۲ منصور بن عمار، ج۱۳، ص۷۵.

آزمائش میں ہوں کہ ان پر اس طرح خوش ہوں جیسے مَیں ان کے حقوق ادا کررہا ہوں۔ کاش! مجھے ان معاملات کا انجام معلوم ہوتا۔'' (1)

ایک گوشہ نشین کی حکایت:

{ ۱۹۲ }......ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی گئی: ''یہاں ایک ایسا شخص ہے کہ ہم نے نہ کبھی اس کو کسی کے پاس بیٹھے دیکھا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اس کے پاس۔ بلکہ وہ ایک ستون کے پیچھے تنہا بیٹھا رہتا ہے۔'' سیِّدُ نا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اب جب تم اسے دیکھو تو مجھے بتانا۔'' راوی کہتے ہیں کہ ایک دن لوگ اس کے پاس سے گزر رہے تھے، اس وقت سیِّدُ نا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی ساتھ تھے۔ تو انہوں نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق ہم نے آپ کو بتایا تھا۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان لوگوں کو فرمایا: ''تم چلو میں تمہارے پیچھے آجاؤں گا۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس شخص کے پاس گئے اور پوچھا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں دیکھتا ہوں کہ آپ گوشہ نشینی کو محبوب رکھتے ہیں لیکن کس وجہ سے آپ لوگوں سے میل جول نہیں رکھتے؟'' اس نے کہا: ''وہ کتنی عجیب چیز ہے جس نے مجھے لوگوں سے غافل کردیا ہے۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تو پھر چلیں اس شخص کے ہم نشین بن جاتے ہیں جس کو حسن کہا جاتا ہے۔'' اس نے کہا: ''جس شے نے مجھے لوگوں اور حسن سے غافل کررکھا ہے وہ کتنی عجیب ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا:

......حلية الاولياء، الرقم ٤٠١ محمد بن صبيح، الحديث: ١١٩٥٢، ج٨، ص٢٢٤.

''آخر وہ کون سی چیز ہے جس نے آپ کو لوگوں اور حسن سے بے تعلق کر دیا ہے؟''
اس نے کہا: ''میرے شب و روز گناہ اور نعمت کے درمیان بسر ہوتے ہیں اور میرا ذہن ہے کہ اپنے آپ کو لوگوں سے دور رکھ کر گناہوں کی معافی مانگتا رہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہوں۔'' حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''میرے نزدیک آپ حسن سے بھی زیادہ دانا ہیں بس آپ اپنے معمولات کو جاری رکھیں۔'' (1)

عید کس کے لئے:

{۱۹۳}......حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیِّدُنا وہیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عید کے دن لوگوں کو عید گاہ سے واپس پلٹتے ہوئے دیکھا، وہ آپ کے پاس سے عید کے عمدہ لباس پہنے ہوئے گزر رہے تھے، آپ کچھ دیر تک تو انہیں دیکھتے رہے پھر ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور تم سب کو معاف فرمائے! اگر تمہیں یقین ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری اس مہینے (کی عبادت) کو قبول فرما لیا ہے، پھر تو تمہیں اس زیب و زینت کو ترک کر کے اس کے شکر میں مصروف ہو جانا چاہئے تھا اور اگر صورتِ حال دوسری ہے یعنی تمہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ تمہارے اعمال قبول نہیں کئے گئے ہوں گے، پھر تو تمہیں آج کی غافل کر دینے والی رونقوں اور زیب و زینت سے نظریں پھیر لینے کی زیادہ ضرورت ہے۔'' (2)

......صفة الصفوة، الرقم ۵۷۲ عابد آخر، ج۲، الجزء الرابع، ص ۱۱.

......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الصیام، الحدیث: ۳۷۲۶، ج۳، ص ۳۴۶.

{۱۹۴}......اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ (پ۱۳،ابرھیم:۷)

حضرت سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ”اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم اطاعت وعبادت سے میرا شکرادا کرو گے تو میں نعمتوں میں زیادتی کردوں گا۔“ (1)

{۱۹۵}......حضرت سیِّدُنا عَنبَسَه بن اَزْھَر رَحْمَةُ اللّٰهِ تعالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ کوفہ کے قاضی سیِّدُنا محارب بن دِثار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار میرے پڑوسی تھے، کبھی کبھار رات کے کسی حصے میں سنتا وہ بلند آواز سے کہہ رہے ہوتے: { اَنَا الصَّغِيْرُ الَّذِیْ رَبَّيْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الضَّعِيْفُ الَّذِیْ قَوَّيْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْفَقِيْرُ الَّذِیْ اَغْنَيْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْغَرِيْبُ الَّذِیْ وَصَّيْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الصُّعْلُوْكُ الَّذِیْ مَوَّلْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ،وَاَنَا الْعَزَبُ الَّذِیْ زَوَّجْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا السَّاغِبُ الَّذِیْ اَسْبَغْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْعَارِی الَّذِیْ كَسَوْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْمُسَافِرُ الَّذِیْ صَاحَبْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْغَائِبُ الَّذِیْ اَدَّيْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الرَّاجِلُ الَّذِیْ حَمَلْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْمَرِيْضُ الَّذِیْ شَفَيْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا السَّائِلُ الَّذِیْ اَعْطَيْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الدَّاعِیُ الَّذِیْ اَجَبْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا، فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا حَمْدًا كَثِيْرًا عَلٰى حَمْدٍ لَّكَ }

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں چھوٹا تھا، تیرا شکر ہے تو نے میری پرورش کی۔ میں کمزور تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے قوت بخشی۔ میں مفلس ونادار تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے مالدار کیا۔

......تفسیر الطبری، پ۱۳، ابراھیم، تحت الآیة۷، الحدیث:۲۰۵۸۵، ج۷، ص۴۲۰.

میں بے وطن تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے وطن دیا۔ میں محتاج تھا، تیرا شکر ہے تو نے میری مدد کی۔ میں کنوارا تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے زوجہ عطا کی۔ میں بھوکا تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے شکم سیر کیا۔ میں برہنہ تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے لباس پہنایا۔ میں مسافر تھا، تیرا شکر ہے تو نے اپنی رحمت میرے شامل حال کردی۔ میں منزل سے دور تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے منزل تک پہنچا دیا۔ میں پیادہ تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے سواری دی۔ میں بیمار تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے شفا عطا فرمائی۔ میں مانگتا ہوں، تیرا شکر ہے تو مجھے عطا فرماتا ہے۔ میں دُعا مانگتا ہوں، تیرا شکر ہے تو قبول فرماتا ہے۔ بس اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہی شکر ہے۔ (1)

اس کی فراخ نعمتوں کا شکر ادا کرو:

{۱۹۶} ......حضرت سیِّدُنا ابوطالب زید بن اخزم نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: (اے انسان!) اس ذات نے تیرے ناک کی لکیر کھینچ کر اسے سیدھا کیا پھر اسے اچھی طرح سے مکمل کیا اور تیری آنکھ کی پتلی کو گردش دی پھر اس کو ڈھکتے پپوٹے اور ڈھلکتی پلکوں میں محفوظ کیا اور تجھے ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل کیا اور تیرے والدین کو تجھ پر نرمی وشفقت کرنے والا بنایا۔ پس اس کی نعمتیں تجھ پر بکثرت ہیں اور اس کے احسانات تجھے گھیرے ہوئے ہیں۔ (2)

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے کلماتِ شکر:

{۱۹۷} ......حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی مجلس میں کہا {اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بِمَا بَسَطْتَّ فِیْ رِزْقِنَا، وَاَظْھَرْتَ اٰمْنَنَا، وَاَحْسَنْتَ مُعَافَاتَنَا، وَمِنْ کُلِّ مَا سَأَلْنَاکَ مِنْ صَالِحِ اَعْطَیْتَنَا، فَلَکَ الْحَمْدُ بِالْاِسْلَامِ،

(1) ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۷۲۱۷ محارب بن دثار، ج ۵۷، ص ۶۲، ۶۳.
(2) ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی تعدید نعم الله، الحدیث: ۴۴۶۴، ج ۴، ص ۱۱۲، بتغیر.

وَلَکَ الْحَمْدُ بِالْاَھْلِ وَالْمَالِ، وَلَکَ الْحَمْدُ بِالْیَقِیْنِ وَالْمُعَافَاۃِ }ترجمہ:اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا اس پر شکر ہے کہ تو نے ہمارا رزق وسیع فرمایا، ہمیں امن دیا، بہترین عافیت عطا فرمائی اور جو نیک سوال ہم نے کیا تو نے عطا فرمایا، پس نعمت اسلام پر تیرا شکر ہے۔ اہل وعیال عطا فرمانے پر تیرا شکر ہے اور یقین وعافیت پر بھی تیرا شکر ہے۔

نعمتوں کی معرفت سے قاصر:

{۱۹۸ }......حضرت سیِّدُنا محمد بن صالح تمیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ ایک عالم دین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن جب اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کرتے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکو گے۔ (پ۱۳، ابراھیم:۳۴)

تو کہتے: پاک ہے وہ ذات جس نے کسی کو بھی اپنی نعمتوں کی معرفت اس سے زیادہ نہیں دی کہ ''وہ ان نعمتوں کی معرفت سے قاصر ہے۔'' جیسا کہ اس نے کسی کو بھی اپنے ادراک کے معاملہ میں اس سے زیادہ علم نہیں دیا کہ ''وہ اس کا ادراک نہیں کرسکتا۔'' پس اس نے اپنی نعمتوں کی معرفت سے قاصر ہونے کی معرفت کو شکر قرار دے دیا جیسا کہ اس نے بندوں کے اس علم کہ ''وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ادراک نہیں کرسکتے۔'' کی یہ جزاء عطا فرمائی کہ اس کو ایمان قرار دے دیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بندے اس سے آگے نہیں بڑھ کرسکتے۔ (1)

{۱۹۹ }......حضرت سیِّدُنا صالح بن مسمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ مجھ پر پھیلی ہوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی موجودہ نعمتیں افضل ہیں یا اس کی وہ

(1)......شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۶۲۴، ج۴، ص ۱۵۲.

نعمتیں افضل ہیں جو مجھ سے زائل ہو گئیں۔'' (1)

صابر و شاکر کون:

{۲۰۰}......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اِمَامُ الصَّابِرِین، سَیِّدُ الشَّاکِرِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی بندے میں پائی جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دیتا ہے اور جس میں نہ ہوں تو اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔ جس نے دینی کاموں میں اپنے سے بہتر کسی شخص کو دیکھ کر اس کی اقتدا کی اور جس نے دُنیا کے معاملے میں اپنے سے کسی کمتر کو دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر اس کا شکر ادا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر لکھ دیتا ہے اور جس نے دینی امور میں اپنے سے کم تر اور دُنیاوی اُمور میں برتر کو دیکھا اور پھر جن نعمتوں سے محروم ہے ان پر افسوس کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر نہیں لکھے گا۔'' (2)

جنت میں گھر:

{۲۰۱}......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ چار خصلتیں ایسی ہیں اگر کسی میں پائی جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنا دے گا:

(۱)......جو اپنے معاملے کی حفاظت کے وقت {لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ} کہے۔

(۲)......جب مصیبت پہنچے تو {اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ} کہے۔

---

(1) ......الزھد لابن مبارک، باب ماجاء فی التوکل، الحدیث: ٤٢٧، ص١٤٣.

(2) ......سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب٥٨، الحدیث: ٢٥٢٠، ج٤، ص٢٢٩.

(۳)...... جب کچھ ملے تو {اَلْحَمْدُ لِلّٰہ} کہے یعنی شکر ادا کرے۔

(۴)...... جب کوئی گناہ کر بیٹھے تو {اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ} کہے یعنی توبہ کرے۔[1]

ہر فعل کا شکر:

{۲۰۲}...... حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے، آپ جب کھاتے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے، جب پیتے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے اور جب ایک قدم چلتے اس پر بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے اور جب کوئی شے پکڑتے تب بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے۔ چنانچہ، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ۝۳ (پ ۱۵، الاسراء: ۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا۔[2]

ہر کام کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے:

{۲۰۳}...... حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کھانا تناول فرماتے تو {اَلْحَمْدُ لِلّٰہ} پڑھتے، جب پانی نوش فرماتے تو {اَلْحَمْدُ لِلّٰہ} پڑھتے، جب کپڑا پہنتے تو {اَلْحَمْدُ لِلّٰہ} پڑھتے، جب سوار ہوتے تو {اَلْحَمْدُ لِلّٰہ} پڑھتے۔ بس اللّٰہ

[1] ......ماهو رواة نعيم بن حمادفى نسخته عن ابن المبارك،باب فى التهليل......الخ، الحديث: ۱۸۲، ص ۵۰.

[2] ......الزهد لابن مبارك ، باب ذكر رحمة اللّٰه تبارك وتعالى،الحديث: ۹۴۰،ص ۳۲۹.

عَزَّوَجَلَّ نے ان کا نام ہی شکر گزار بندہ رکھ دیا۔[1]

شکرانۂ نعمت میں نافرمانی نہ کی جائے:

{۲۰۴}......کسی حکیم و دانا شخص کا قول ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی نافرمانی پر عذاب نہ دے تو اس کی نعمت کے شکرانے میں اس کی نافرمانی بھی نہ کی جائے۔[2]

تمت بالخیر



۷۸۶
مدینہ
۹۲

{غیبت کے خلاف جنگ! جاری رہے گی}

{نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے}

اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

---

[1] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، قصة نوح عليه السلام، الحديث: ۲۸۱، ص ۸۹.

[2] ......شعب الايمان للبيهقى، باب فى تعديد نعم الله، الحديث: ٤٥٤٨، ج ٤، ص ۱۳۰.

مآخذ و مراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبہ برکات المدینہ
ترجمۂ قرآن کنزالایمان	اعلیٰحضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبہ برکات المدینہ
تفسیرالدرالمنثور	امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیرالطبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دارا لکتب العلمیة ۱۴۲۰ھ
الجامع الاحکام	ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن أبي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجه رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دارا لکتب العلمیة ۱۴۱۱ھ
المؤطأ	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دارالمعرفة ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الزهد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ
العلل و معرفة الرجال	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۰۸ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارا لکتب العلمیة ۱۴۲۰ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارا لکتب العلمیة ۱۴۲۱ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۲۱ھ
الزهدالکبیر للبیهقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	موسؤالکتب الثقافية ۱۴۱۷ھ
الاسماء و الصفات	امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مکتبة السوادی جدة ۱۴۱۳ھ
حلیة الاولیاء	امام الحافظ ابونعیم اصفهانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۱۸ھ
المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دارالمعرفة ۱۴۱۸ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن همام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۲۱ھ
المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبة العبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسندابی یعلی	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۱۸ھ
الزهد	امام عبداللہ بن المبارک مرزوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دارالکتب العلمية

الزھد	ھنادبن سری کوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۴۳ھ	دارالخلفاء للکتاب الاسلامی۱۴۰۶ھ
الفردوس بماثورالخطاب	حافظ شیرویہ بن شھرداربن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
کتاب الجامع لمعمر	امام حافظ معمربن راشدازدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۱۵۳ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۲۱ھ
تاریخ مدینۃ دمشق	امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دارالفکربیروت۱۴۱۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکرسیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۲۱ھ
الطبقات الکبری	محمدبن سعدبن منیع ھاشمی بصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۱۸ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمدعبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۱۸ھ
تاریخ بغداد	امام ابوبکراحمدبن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۱۷ھ
طبقات حنابلۃ	امام ابوالحسن محمدبن محمدالحنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۵۲۶ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۱۷ھ
جامع بیان العلم وفضلہ	الامام الحافظ ابن عبدالبرقرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۲۸ھ
صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ۱۴۲۳ھ
بھجۃ المجالس	امام یوسف بن عبداللہ بن محمدابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۴۶۳ھ	الکتبۃ الشاملہ
فضیلۃ الشکر	ابوبکرمحمدبن جعفربن محمدخرائطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۲۷ھ	دارالفکردمشق۱۴۰۲ھ
المجالسۃ وجواھرالعلم	ابوبکراحمدبن مروان دینوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۳۳ھ	دارالکتب العلمیۃ۱۴۲۱ھ
ماھورواۃ نعیم بن حماد	ابوعبداللہ نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۲۸ھ	دارالکتب العلمیۃ



مدنی قافلوں اورفکرمدینہ کی بہاریں

’’**دعوتِ اسلامی**‘‘ کے سنتوں کی تربیت کے ’’**مدنی قافلوں**‘‘ میں سفر اورروزانہ ’’**فکرِ مدینہ**‘‘ کے ذریعے ’’**مدنی انعامات**‘‘ کارسالہ پرکرکے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دارکوجمع کروانے کامعمول بنالیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ’’**پابندِسنت**‘‘ بننے، ’’**گناہوں سے نفرت**‘‘ کرنے اور ’’**ایمان کی حفاظت**‘‘ کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 193 کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 15 کتب ورسائل

{شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیه رحمة رب العزت}

اردو کتب:

01......راہِ خدامیں خرچ کرنے کے فضائل(رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَباء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَان وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء)(کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم)(کل صفحات:199)

03......فضائل دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء)(کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدفِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد)(کل صفحات:55)

05......والدین،زوجین اوراساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق)(کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت(مکمل چار حصے)(کل صفحات:561)

07......شریعت وطریقت(مَقَالُ عُرَفَاء بِاِعْزَازِشَرْعٍ وَعُلَمَاء)(کل صفحات:57)

08......ولایت کا آسان راستہ(تصورِشیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة)(کل صفحات:60)

09......معاشی ترقی کا راز(حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)

10......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي)(کل صفحات:100)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں(اَعْجَبُ الْاِمْدَاد)(کل صفحات:47)

12......ثبوتِ ہلال کے طریقے(طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال)(کل صفحات:63)

13......اولاد کے حقوق(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)(کل صفحات 31)

14......ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہید ایمان)(کل صفحات:74)

15......اَلْوَظِيْفَةُالْكَرِيْمَة(کل صفحات:46)

عربی کتب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰى رَدِّالْمُحْتَار(المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس)(کل صفحات:570، 672،713،650،483)

21.....اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458)

22.....كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74) 23.....اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)

24.....اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة (کل صفحات:93) 25.....اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی (کل صفحات:46)

26.....تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان (کل صفحات:77) 27.....اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

28.....اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)

عنقریب آنے والی کتب

01.....جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَار (المجلدالسادس)

02.....اولاد کے حقوق کی تفصیل (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)

{ شعبہ تراجمِ کتب }

01.....اللہ والوں کی باتیں (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) پہلی قسط: تذکرۂ خلفائے راشدین (کل صفحات:217)

02.....مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرفِیْ حُكْمِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات:112)

03.....سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:28)

04.....نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

05.....نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظ فِی الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة) (کل صفحات:54)

06.....جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)

07..... امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی وصیتیں (وَصَايَااِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم) (کل صفحات:46)

08.....جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (اَلزَّوَاجِرعَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات:853)

09.....نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْف وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَر) (کل صفحات:98)

10.....فیضانِ مزاراتِ اولیاء (كَشْفُ النُّوْرعَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)

11.....دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدوَقَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)

12.....راہِ علم (تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِيْقُ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

13.....عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)

14.....عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

عنقریب آنے والی کتب

{ شعبہ درسی کتب }

11......مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (كل صفحات:119)

12......نزهة النظر شرح نخبة الفكر (كل صفحات:175)

13......نحو مير مع حاشية نحو منير (كل صفحات:203)

14......تلخيص اصول الشاشي (كل صفحات:144)

15......نصاب اصولِ حديث (كل صفحات:95)

16......المحادثة العربية (كل صفحات:101) 17......نصاب النحو (كل صفحات:288)

18......خاصيات ابواب (كل صفحات:141) 19......نصاب التجويد (كل صفحات:79)

20......نصاب الصرف (كل صفحات:343) 21......تعريفاتِ نحوية (كل صفحات:45)

22......نصاب المنطق (كل صفحات:168) 23......شرح مئة عامل (كل صفحات:44)

عنقریب آنے والی کتب

01......انوار الحديث (مع تخريج و تحقيق)

02......قصيده برده مع شرح خرپوتی

03......نصاب الادب

{شعبہ تخریج}

01......صحابہ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کا عشق رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:274)

02......سیرت مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:875)

03......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات:1360)

04......بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)

05......اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ (کل صفحات:59)

06......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)

07......اخلاق الصالحین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الۡمُبِیۡن (کل صفحات:78)

08......گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)

09......کراماتِ صحابہ عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان (کل صفحات:346)

10......بہارِ شریعت (سولھواں حصہ، کل صفحات 312) 11......تحقیقات (کل صفحات:142)

12......اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56) 13......جنتی زیور (کل صفحات:679)

عنقریب آنے والی کتب

{ شعبہ اصلاحی کتب }

{شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ}

25......چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32) 26......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)

27......معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32) 28......بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)

29......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24) 30......ہیرونچی کی توبہ (کل صفحات:32)

31......نومسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32) 32......مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)

33......خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32) 34......فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)

35......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32) 36......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)

37......فیضان امیر اہلسنّت (کل صفحات:101) 38......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)

39......ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32) 40......کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)

41......صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33) 42......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والے رسائل

01......V.C.D کی مدنی بہاریں (قسط3) (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)

02......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب

03......دعوت اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

{شعبہ مدنی مذاکرہ}

01......مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)

02......وضو کے بارے میں وسوسے اوران کا علاج (کل صفحات:48)

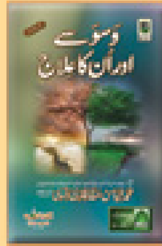
03......بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

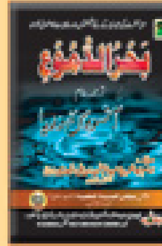
04......پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)

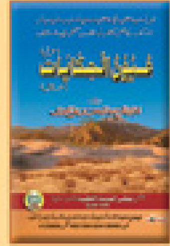
عنقریب آنے والے رسائل

01......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب 02......دعوتِ اسلامی اصلاح امت کی تحریک







اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **"مدنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): کاغذی بازار، میلاد چوک، بالمقابل جامع مسجد۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net